آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے ❖ لو تمہیں طورِ تسلی کا بتایا ہم نے

ریویو آف ریلیجنز

یعنی دنیا کے مذاہب پر نظر

جلد ۲۰ — اپریل سنہ ۱۹۲۱ء — نمبر ۴

مطابق شعبان سنہ ۱۳۳۹ھ

چندہ سالانہ ۵

فہرست مضامین

یا اللہ خیر۔ اعلان۔ اعلان اعلان

اصلی ممیرا بے نظیر چیز مفید تجربہ شدہ دوائی ہے امراض چشم کیلئے اصلی ممیرا مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کا ہے۔ اور حضور ممدوح نے نسخہ بتایا اور فرمایا کہ برائے امراض چشم بسیار مفید است۔ اس نسخہ کا تجربہ قریب سترہ اٹھارہ سال سے میں نے کیا ہے۔ اس یقین پر میں پہنچ گیا ہوں کہ میں اس کا اعلان کروں۔ تمام اُن لوگوں کو جو چشم کے امراض میں مبتلا ہوں یا کمزوری نظر ہو یا زیادہ عمر کا ہو یا عینک کے سوا کچھ نہیں پڑھ سکتا یا ککروں کی مصیبت میں گرفتار ہو۔ آٹھ دن اس کا استعمال کریں۔ اگر بے نظیر ثابت نہ ہوا تو واپس کریں۔ میں اُسکو بلا چون و چرا قیمت واپس کر دونگا۔ (و منی آرڈر کا خرچ بھی) ادا کر دونگا۔ سب سے عمدہ یہ ہے۔ کہ تین ماشے طلب کریں اور تجربہ کے بعد خود معلوم ہوگا کہ میرا اعلان سچ ہے کہ جھوٹ ؛

نرخ ممیرا ایک تولہ عـه / مارچ اپریل میں اس کی قیمت بجائے عـه روپے کے عـه / روپے ہو گئے جائینگے۔ سرمہ ممیرا ایک تولہ سے /

ست سلاجیت محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جسکی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضاء نافع صرع مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح۔ دافع بواسیر و جذام و استسقاء و زردی رنگ و تنگی نفس و دق و شیخوخیت فساد بلغم و قاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ۔ مثانہ و سلسل البول و درد مفاصل وغیرہ وغیرہ بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ قیمت قسم اول عـه / تولہ قسم دوم ۸ /

لنگیاں اور کلاہ ۔ ہر قسم کی لنگیاں مشہدی اور پشاوری۔ بادامی۔ سیاہ اور سفید۔ مالتی۔ ریشمی۔ سوتی۔ ٹسری صاف سفید اور بادامی اور پشاوری ٹوپیاں ہر قیمت کی مل سکتی ہیں ؛

المشتہر :۔ احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

الوہیت مسیح پر ایک نظر

ازروئے بائیبل

(از مولوی عبید اللہ صاحب مبلغ ماریشس)

(گذشتہ سے پیوستہ)

بارھویں دلیل جو مسیحی صاحبان یسوع کے خدا ہونے پر دیتے ہیں یہ ہے کہ اس نے اپنے آپکو خدا اور اس کا بیٹا کہا یوحنا ۱۰/۳۶

پیشتر اسکے کہ ہم اس آیت کے متعلق کچھ عرض کریں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ عہد جدید کے روایات کے مطابق یسوع نے کبھی تو الوہیت کا دعویٰ کیا اور کبھی نبوت کا۔ نبی کبھی خدا نہیں ہو سکتا۔ اسلئے کہ نبی جو کچھ خدا سے سُنتا ہے وہی کہتا ہے۔ اسکے سوا وہ کچھ بھی کہنے کا مجاز نہیں جیسا کہ خود مسیح کہتا ہے۔ یوحنا ۵/۳۰

"میں اپنے آپ سے کچھ نہیں کر سکتا جیسا سُنتا ہوں عدالت کرتا ہوں"

اب ہم عہد جدید سے یہ دکھاتے ہیں کہ یسوع کا دعویٰ نبوت تھا اور جب یہ بات عہد جدید سے ثابت ہو جائیگی کہ وہ نبی تھا تو مسیحی دوستوں کو یہ ماننا پڑیگا۔ کہ وہ خدا نہ تھا ملاحظہ ہوں آیات عہد جدید:۔

(۱) متی ۱۳/۵۷ "یسوع نے ان سے کہا کہ نبی اپنے وطن اور اپنے گھر کے سوا اور کہیں بے عزت نہیں ہوتا"

مزید حوالے (مرقس ۶/۴ یوحنا ۴/۴۴

(ب) لوقا ۱۱/۳۲ "نینوہ کے لوگوں نے یونس کی منادی پر توبہ کرلی اور دیکھو یہاں وہ ہے جو یونس سے بھی بڑا ہے"

مزید حوالہ متی ۱۲/۴۱

(ت) یوحنا ۵/۴۶ "اگر تم موسیٰ کا یقین کرتے تو میرا بھی یقین کرتے"

اب ان تینوں حوالوں کو پڑھکر معمولی عقل کا انسان یہ نتیجہ نکال سکتا ہے کہ مسیح کا کیا دعویٰ تھا یسوع کا اپنے آپکو انسانی نبی کی حیثیت میں پیش کرنا۔ یونسؑ نبی سے اپنا مقابلہ کرکے اپنی آپکو بڑا بتانا۔ اور موسیٰؑ سے اپنی مشابہت کرنا۔ یہ ثابت کرتا ہے کہ وہ انسان تھا نہ خدا۔ کیونکہ اگر وہ خدا تھا تو یونسؑ سے افضلیت بتانا کیا معنی رکھتا ہے اور یسوع خدا کا موسیٰؑ سے مشابہت رکھنا کیا ہی بے جا اور بے محل تھا بھلا خدا کو انسان سے کیا نسبت اور انسان کی اسکے مقابلہ میں کیا حیثیت۔

(ث) اب رہا یسوع کا دعویٰ اُلوہیت سو اسکی کیفیت بھی اسی آیت کے الفاظ سے ملاحظہ ہو۔

یوحنا ۱۰/۳۲ تا ۳۵ یسوع یہودیوں کو مخاطب ہو کر کہتا ہے:۔

"کہ تم مجھے کس کام کے بدلے سنگسار کرتے ہو یہودیوں نے اسے جواب دیا کہ اچھے کام کے سبب نہیں بلکہ کفر کے سبب تجھے سنگسار

کرتے ہیں اور اسلئے کہ تو آدمی ہو کر اپنے آپ کو خدا بناتا ہے۔ یسوع نے انہیں جواب دیا۔ کیا تمہاری شریعت میں یہ نہیں لکھا ہے کہ میں نے کہا تم خدا ہو جبکہ اس نے انہیں خدا کہا جنکے پاس خدا کا کلام آیا اور کتاب مقدس کا باطل ہونا ممکن نہیں ''

یہ آیتیں بھی یسوع کی خدائی کی دلیل میں پیش کی جاتی ہیں مگر ہم کہتے ہیں کہ یہی ایک دلیل ابطال الوہیت کے لئے کافی اور شافی ہے اور پھر وہ بھی اس شخص کے منہ سے جسکو کہ خدا سمجھا جاتا ہے۔ اس جگہ یہودیوں کا یہ اعتراض تھا کہ تو آدمی کا بچہ ہو کر اپنے تئیں خدا بناتا ہے اب یسوع اُن کا یہ جواب دیتا ہے کہ اگر مجھے خدا کہا جانا تمہارے لئے باعث ناراضگی اور سنگساری ہے تو کیا تمہاری مقدس کتاب کے رو سے وہ لوگ جن سے خدا ہمکلام ہوا اور انہیں خدا کہا گیا وہ باعث ناراضگی اور سنگساری نہیں اگر تمہاری شریعت کے مطابق وہ لوگ جن کو خدا کہا گیا باعث سنگساری نہیں تو میں بھی تو اسی قسم کا انسان ہوں اور مجھ سے خدا ہمکلام ہوتا ہے میں کیونکر سنگسار ہونے کے قابل ہوں۔ پس اگر یسوع فی الواقعہ خدا تھا۔ تو اپنی خدائی کو ان لوگوں کی خدائی سے کیوں مشابہت دی جن کو مجازی طور پر بائبل میں خدا کہا گیا۔ پس یسوع کے اس جواب سے یہ بات نہایت واضح طور پر ثابت ہوتی ہے کہ یسوع کی خدائی دوسرے نبیوں کی خدائی کی سی تھی؛

(ج) فلپیوں ۲ باب ۶ تا ۷ '' مسیح اگرچہ خدا کی صورت پر تھا خدا کے برابر ہونیکو قبضے میں رکھنے کی چیز نہ سمجھا۔ بلکہ اپنے آپکو خالی کر دیا اور خادم کی صورت اختیار کی اور انسانوں کے مشابہ ہوا ''

اب وہ مسیحی صاحبان جو یسوع کی الوہیت کے مدعی ہیں اس حوالہ کو دیکھیں۔ اور غور کریں اگر وہ خدا کے برابر نہیں تو وہ ناقص ہوا۔

اور دوسرے خدا کبھی بھی اپنے ذاتی صفات سے معطّل اور خالی نہیں ہو سکتا ؛

تیسرے خادم اور مخدوم کبھی برابر نہیں ہو سکتے ؛

چوتھے خدا انسانوں سے مشابہ بھی نہیں ہو سکتا ؛

پس یہ باتیں بتاتی ہیں کہ یسوع کا دعویٰ اُلوہیت نہ تھا بلکہ وہ انسان تھا اور ہمیشہ اس سے انسانیت ہی ظہور میں آتی رہی ؛

اب رہی یہ بات کہ لوگ اس کے کاموں کو دیکھکر خدا یا خداوند کہتے تھے یا اس کے حواریوں نے اسکو خدا یا خداوند کے لفظ سے پکارا اس سے یہ ثابت نہیں ہو سکتا۔ کہ یسوع خدا بن گیا۔ کیونکہ یہ محاورات مجازی طور پر اکثر نبیوں اور دیگر مقدّس انسانوں کیلئے بائیبل میں بولے گئے ہیں ملاحظہ ہوں :-

پیدائش ۱۸/۱۲ "سارہ ابراہیم کو کہتی تھی کہ میرا خداوند بھی بوڑھا ہوا"

پیدائش ۲۷/۲۹ یعقوب اپنے بیٹے عیسو کو برکت دیتے ہوئے کہتا ہے :-
"کہ تُو اپنے بھائیوں کا خداوند ہو"

پیدائش ۴۲/۱۰ یعقوب کے بیٹوں نے اپنے بھائی یوسف سے کہا۔
"اے میرے خداوند تیرے غلام خریدنے کی چیزیں مول لینے آئے ہیں"

پیدائش ۴۴/۵ یوسف کے داروغہ نے کہا :-
"کیا یہ وہ پیالہ نہیں جس میں میرا خداوند پیتا ہے"

خروج ۷/۱ "پھر خداوند نے موسیٰ سے کہا دیکھ مَیں نے تجھے فرعون کے لئے خدا بنایا اور تیرا بھائی ہارون تیرا پیغمبر ہوگا"

زبور ۸۲/۶ "مَیں نے تو کہا کہ تم اِلٰہ ہو اور تم سب حق تعالیٰ کے فرزند ہو پر تم بشر کی طرح مرو گے"

خروج ۴/۱۶ موسیٰ کو خدا کہتا ہے۔ "تُو اُسکے پاس خدا کی جگہ ہو"

۱-پطرس ۳/۶ "سارہ ابراہیم کے حکم میں رہتی اور اسے خداوند کہتی تھی"

مزید حوالجات متعلقہ (ح) یشوع ۲۲/۲۲ زبور ۱۳۶/۲ و ۳ (دانی ایل ۲/۴۷)

تیرھویں دلیل جو مسیحی صاحبان یسوع کے خدا ہونے پر دیا کرتے ہیں یہ ہے کہ مسیح کے اندر انسانی روح کے علاوہ خدا کی روح بھی تھی گویا مسیح کے اندر دو روحیں تھیں یہ دلیل بھی یسوع کی خدائی کی دلیل نہیں ہو سکتی کیونکہ یسوع کے سوا اوروں کو بھی یہ خاصہ حاصل ہے اور ان میں بھی خدا کی روح ہے ملاحظہ ہوں حوالجات عہد قدیم و جدید:-

(ا) جب یوسف نے فرعون مصر کے سامنے اسکی خواب کی تعبیر بتائی تو اس نے اپنے نوکروں کو مخاطب ہو کر کہا:-

پیدائش ۴۱/۳۸ "کیا ہم ایسا جیسا یہ مرد ہے کہ جس میں خدا کی روح ہے پا سکتے ہیں"

(ب) خروج ۳۵/۳۱ "خداوند نے بضلی کو حکمت فہم دانش اور سب طرح کی کاریگریوں میں روح اللہ سے معمور کیا"

(ت) گنتی ۱۱/۲۵ "خداوند بدلی میں اترا اور اس نے اپنی روح میں سے انکو دیا اور وہ نبوت کرنے لگے"

(ث) حزقی ایل ۳۷/۱۴ "میں اپنی روح تم میں ڈالونگا اور تم جیو گے"

(ج) نحمیاہ ۹/۳۰ "اور وہ اپنی روح میں سے یعنی اپنے نبیوں کی معرفت سے انہیں سمجھاتا رہا پر وہ شنوا نہوئے"

جب اس جگہ روح کے معنی نبی ہوئے تو معلوم ہوا کہ خدا کے الہام اور وحی کا نام روح ہے اور اس دلیل سے ہر ایک نبی میں خدا کی روح یعنی نبوت یا الہام ہوتا ہے اور ان معنوں سے یسوع کو کوئی خصوصیت الوہیت حاصل نہیں بلکہ دوسرے بعض نبی اس سے بھی بڑھکر ہیں پ

ان معنوں سے انکو بھی خدا ماننا پڑیگا ۔

(ح) متی ۱۰/۲۰ یسوع اپنے حواریوں سے کہتا ہے :-

"بولنے والے تم نہیں بلکہ تمہارے باپ کی روح ہے جو تم میں بولتی ہے"

پس اس آیت سے ثابت ہوا کہ وہ بھی خدا تھے ۔

(خ) رومیوں ۸/۹ "لیکن تم جسمانی نہیں بلکہ روحانی ہو بشرطیکہ خدا کا روح تم میں بسا ہوا ہو"

(د) ۱۔ کرنتھیوں ۷/۴۰ پولوس کہتا ہے :-

"اور میں سمجھتا ہوں کہ خدا کا روح مجھ میں بھی ہے"

(ذ) ۱۔ کرنتھیوں ۱۲/۴ تا ۱۱ "نعمتیں تو طرح طرح کی ہیں مگر روح ایک ہی ہے خدمتیں بھی طرح طرح کی ہیں مگر خداوند ایک ہی ہے اور تاثیریں بھی طرح طرح کی ہیں مگر خدا ایک ہی ہے۔ جو سب میں ہر طرح کا اثر پیدا کرتا ہے لیکن ہر شخص میں روح کا ظہور فائدہ پہنچانے کے لئے ہوتا ہے کیونکہ ایک کو روح کے وسیلے حکمت کا کلام عنایت ہوتا ہے اور دوسرے کو اسی روح کی مرضی کے موافق علمیت کا کلام کسی کو اسی روح سے ایمان۔ اور کسی کو اسی ایک روح سے شفا دینے کی توفیق۔ کسی کو معجزوں کی قدرتیں۔ کسی کو نبوت۔ کسی کو روحوں کی امتیاز۔ کسی کو طرح طرح کی زبانیں۔ کسی کو زبانوں کا ترجمہ کرنا۔ لیکن سب تاثیریں وہی ایک روح کرتا ہے اور جسکو چاہتا ہے بانٹتا ہے۔"

(س) یوحنا ۴/۲۴ "خدا روح ہے"

(ز) زبور ۵۱/۱۱ "اور اپنی پاک روح مجھ سے نہ نکال"

اب ان مذکورہ بالا تمام آیات کو پڑھکر ایک عقلمند یہ سمجھ سکتا ہے کہ خدا کی روح علاوہ روح زندگی کے تمام نبیوں پاکوں۔ اور خدا کے

راستبازوں میں پائی جاتی ہے پھر پولوس کا کھلا دعا کہ خدا کی روح مجھ میں بھی ہے نہایت صفائی سے ظاہر کرتا ہے کہ وہ بھی خدا تھا۔ اور شاید مسیحی صاحبان در پردہ انکو بھی خدا مانتے ہوں۔ اور پھر ایسے ہی وہ تمام حواری بھی خدا ہونگے۔ شاید مسیحی انکی خدائی کے بھی مقر ہوں +

چودھویں دلیل مسیحی صاحبان یسوع کے خدا ہونے پر یہ دیا کرتے ہیں کہ وہ خدا کی صورت پر تھا۔ ملاحظہ ہو۔ ۲۔ اکر نتھیوں ۴/۴ یہ دلیل بھی محض دعویٰ ہی ہے اور یہ کسی طرح یسوع کی الوہیت کی مثبت نہیں ہو سکتی کیونکہ ہر ایک انسان خدا کی صورت پر پیدا ہوا ہے اور جب تک مسیح کو کوئی خصوصیت دوسروں پر حاصل نہ ہو تب تک کس طرح انکو خدا تسلیم کیا جا سکتا ہے +

ملاحظہ ہوں حوالجات بائیبل۔

(۱) پیدائش ۱/۲۶ "تب خدا نے کہا کہ ہم انسان کو اپنی صورت اور اپنی مانند بنادیں"

(ب) پیدائش ۱/۲۷ "خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا"

(ت) یعقوب کا خط ۳/۹ "زبان سے ہم خداوند اور باپ کی حمد کرتے ہیں اور اس سے آدمیوں کو جو خدا کی صورت پر پیدا ہوئے ہیں بددعا دیتے ہیں"

(ث) فلپیوں ۲/۶ "یسوع اگرچہ خدا کی صورت پر تھا..... اس نے اپنے آپکو خالی کردیا اور خادم کی صورت اختیار کی اور انسانوں کے مشابہ ہوگیا"

اب بائیبل سے یہ بات ثابت شدہ ہے کہ خدا کی صورت پر پیدا ہونا صرف یسوع کے ساتھ خاص نہ تھا بلکہ تمام انسانوں کو از روئے بائیبل خدا کی صورت پر پیدا ہونے کا شرف حاصل ہے کیا سب انسان خدا ہیں +

پندرھویں دلیل جو پادری صاحبان یسوع کے خدا ہونے پر دیتے ہیں (حصہ اوّل) یہ ہے کہ اس سے ایسے ایسے عجیب وغریب معجزات ظاہر ہوئے جو انسانی قدرت اور مقدرت سے باہر ہیں اور یہی ایک زبردست ثبوت اس بات کا ہے کہ مسیح خدا تھا۔ ہمارے نزدیک یسوع کی الوہیت میں یہ دلیل پیش کرنا کہ اس سے معجزات ظاہر ہوئے سخت غلطی اور نادانی ہے کیونکہ مسیحیوں کی یہ دلیل بائیبل کے رو سے غلط بے اصل اور بے بنیاد ہے۔ کیونکہ بائیبل سے یہ بات ثابت ہے کہ معجزات کا ظہور جھوٹے اور فریبی نبیوں سے بھی ہو سکتا ہے پس اس اصول سے یسوع اور دوسرے جھوٹے نبیوں میں کوئی مابہ الامتیاز نہیں رہ سکتا۔ کیونکہ اگر محض معجزہ دکھانے سے یسوع خدا ہو سکتا ہے تو اس اصول کے ماتحت یہ ماننا پڑیگا کہ جھوٹے معجزے دکھانے والے بھی خدا ہیں۔ ملاحظہ ہوں حوالجات عہد قدیم وجدید۔

(۱) استثنا ۱۳ آیات ۱-۳ "اگر تمہارے درمیان کوئی نبی یا خواب دیکھنے والا ظاہر ہو اور تمہیں کوئی نشان یا معجزہ دکھلائے اور اس نشان یا معجزے کے مطابق جو اس نے تمہیں دکھایا بات واقع ہو اور وہ تمہیں کہے کہ آؤ ہم غیر معبودوں کی جنہیں تم نے نہیں جانا پیروی کریں اور انکی بندگی کریں تو ہرگز اس نبی یا خواب دیکھنے والے کی بات پر کان مت دھریو"۔

(ب) متی ۷/۲۲ "اس دن بہتیرے مجھ سے کہیں گے۔ اے خداوند اے خداوند کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہیں کی۔ اور تیرے نام سے بدروحوں کو نہیں نکالا اور تیرے نام سے بہت سے معجزے نہیں دکھائے۔ اس دن میں ان سے صاف کہدونگا۔ کہ میری کبھی تم سے واقفیت نہ تھی۔ اے بدکارو میرے پاس سے چلے جاؤ"۔

(ت) متی ۲۴/۲۴ " اسوقت .... جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اُٹھ کھڑے ہونگے اور ایسے بڑے نشان اور عجیب کام دکھائینگے کہ اگر ممکن ہو تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کریں "

(ث) مرقس ۱۳/۲۲ " کیونکہ بہت سے جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اُٹھ کھڑے ہونگے اور معجزے اور عجیب کام دکھائینگے "

(لفظ معجزہ ۱۸۹۵ء ایڈیشن ۱۵ میں موجود ہے مگر ۱۹۰۸ء کی بائبل میں غائب)

جب از روئے بائیبل یہ بات ثابت ہوگئی کہ معجزے - کرامات - عجائب کام اور نشانات جھوٹے اور بدکار لوگوں سے ظہور میں آسکتے ہیں تو پھر اس دلیل کو یسوع کی اُلوہیت میں پیش کرنا سخت غلطی اور نادانی ہے *

حصّہ دوم - جب یہ بات ثابت ہوچکی کہ معجزات کا ظہور جھوٹے لوگوں سے بھی ہوسکتا ہے تو مسیحیوں کی یہ دلیل سرے سے ہی غلط ثابت ہوگئی اب ہم بائیبل سے یہ بھی بتاتے ہیں کہ بہت سے نبی ایسے ہوئے ہیں کہ جن سے معجزات کا ظہور ہوا اور انکے لئے بائیبل میں خاص طور پر معجزہ کا لفظ بھی استعمال ہوا ہے اور معناً بھی وہ معجزے ہیں -

پس مسیحیوں کو چاہیئے کہ اس دلیل کے رو سے ان تمام نبیوں - حواریوں کو بھی خدا تسلیم کریں - ملاحظہ ہوں حوالجات عہد قدیم و جدید *

(۱) خروج ۴/۱۷ " تو یہ عصا اپنے ہاتھ میں رکھیو کہ تو اس سے معجزے دکھائیگا "

پس اس آیت کے رُو سے موسیٰ بھی خدا ہوئے *

(ب) یسعیاہ ۴۳/۲ اے یعقوب " جب تو پانیوں پر گذریگا تو میں تیرے

ساتھ ہونگا۔ اور جب تو آگ کے درمیان چلیگا تو تجھے آنچ نہ لگے گی
اور شعلہ تجھے نہ جلا دیگا میں خداوند تیرا خدا ہوں۔“
یسوع اپنے حواریوں کو کہتا ہے۔

(ت) متی ۱۰/۷و۸ ”چلتے وقت یہ منادی کرنا کہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آگئی ہے۔ بیماروں کو اچھا کرنا۔ مردوں کو جلانا۔ کوڑھیوں کو پاک کرنا اور بدروحوں کو نکالنا“

یہی عظیم الشان معجزات یسوع کی خدائی کی دلیل سمجھے جاتے ہیں اور خصوصیت سے مردوں کو جلانا پس یہ یسوع کی اُلوہیّت کی دلیل کسی طرح نہیں ہو سکتے۔ ورنہ یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ مسیح کے حواری بھی خدا تھے۔

(ث) اعمال ۱۹/۱۱ ”خدا پولس کے ہاتھوں سے خاص خاص معجزے دکھاتا تھا“

(ج) ۱۔ کرنتھیوں ۱۲/۶،۱۰ ”خدا ایک ہی ہے جو سب میں ہر طرح کا اثر پیدا کرتا ہے..... اور کسی کو معجزوں کی قدرتیں عنایت کرتا ہے“

اس آیت سے یہ بات نہایت ہی صفائی سے معلوم ہو گئی۔ کہ معجزوں کی قدرت کا حاصل ہونا یسوع سے خاص نہ تھا۔ بلکہ یہ خصوصیت اوروں کی بھی حاصل ہو سکتی ہے۔

حصہ سوئم۔ اب ہم ان تمام معجزات کو عہد جدید سے جو زمانہ اُلوہیت میں یسوع سے ظہور پذیر ہوئے مع حوالہ لکھتے ہیں اور پھر ان معجزوں کے مقابلے میں بائبل سے یہ بات انشاءاللہ ثابت کرینگے کہ یسوع کے معجزے دوسرے نبیوں کے مقابلہ میں کسی رنگ میں خصوصیت نہیں رکھتے بعض تو ان میں سے یسوع کے معجزوں کے برابر ہیں اور بعض مسیح کے معجزوں سے بدرجہا بہتر و افضل جیسا کہ ناظرین ابھی ملاحظہ فرمائینگے۔ ملاحظہ ہوں حوالجات معجزات مسیح۔

متی ۸/۲۶ و ۸/۳۲ و ۹/۶ و ۱۴/۲۰ و ۱۴/۲۶ و ۲۱/۲۸ یوحنا ۱۱/۴۳

ہوا پانی کو ڈانٹ۔ بد روح۔ مفلوج۔ بہتوں کو کھلانا۔ دریا پر چلنا۔ درخت سکھانا

پہلا معجزہ۔ پہلا معجزہ جو یسوع کی الوہیت کے ثبوت کے لئے بہت ہی اہمیت رکھتا اور نہایت زبردست سمجھا جاتا ہے وہ مُردوں کو جلانا ہے پیشتر اسکے کہ ہم اس معجزے کی کوئی نظیر کسی دوسرے میں دکھلاویں ہم کہتے ہیں کہ یہ دعویٰ بائیبل کے اصول کے خلاف ہے۔ کیونکہ مُردہ جلانا صرف خدا تعالےٰ کا ہی کام ہے کسی دوسرے کو حقیقی طور پر حاصل نہیں ملاحظہ ہو۔

(ا) استثنا ۳۲/۳۹ "میں ہی وہ ہوں اور کوئی میرے ساتھ نہیں میں ہی مارتا ہوں اور میں ہی جلاتا ہوں"

اس آیت میں جو حصر کا لفظ ہے یہ نہایت صفائی سے بتاتا ہے کہ خدا تعالےٰ کے سوا کسی کو یہ کام حاصل نہیں ہو سکتا اور یہ خدا ہی کا خاصہ ہے"

(ب) اگر اس اصول سے قطع نظر کیجائے۔ اور از روے بائیبل یہ دیکھا جائے کہ کیا مُردوں کے زندہ کرنے کا خاصہ صرف یسوع ہی کو حاصل ہے یا کسی اور کو بھی اگر یہ صفت دوسروں میں بھی پائے تو انہیں بھی یسوع کی طرح خدا تسلیم کر لیا جائے ورنہ مسیح کی اُلوہیت سے بھی انکار کیا جائے سو ہم بتلاتے ہیں کہ یہ صفت دوسرے نبیوں۔ حواریوں میں بھی پائی جاتی ہے ملاحظہ ہوں حوالجات۔

(ت) ۲۔ سلاطین ۴/۳۲ "اور جب الیسع اس عورت کے گھر میں پہنچا تو دیکھا کہ وہ لڑکا مرا ہوا اسکے پلنگ پر پڑا تھا۔ سو وہ اندر گیا دروازے بند کرکے خدا سے دعا مانگی الیسع نے اس عورت کو بلایا اور کہا اپنے بیٹے اُٹھا لے۔"

(ث) ۱۔ سلاطین ۱۷/۲۲ "خداوند نے ایلیاہ کی دعا سُنی اور لڑکے کی

جان اس میں پھر آئی کہ وہ جی اُٹھا۔"

(ج) ۲۔ سلاطین ۱۳/۲۱ "الیسع نے انتقال کیا اسی وقت ایک اور مردہ شخص کو گاڑا چاہتے تھے۔ انہوں نے الیسع کی قبر میں ڈال دیا۔ جب وہ شخص گرایا گیا اور الیسع کی ہڈیوں سے لگا تو وہ جی اُٹھا اور پاؤں پر کھڑا ہوا۔"

(ح) حزقیل ۳۷/۱۰ "سو میں نے حکم کے بموجب نبوّت کی اور ان میں رُوح آئی اور وہ جی اُٹھے اور اپنے پاؤں پر کھڑے ہو گئے۔"

(خ) خروج ۷/۱۰ "تب موسیٰ اور ہارون نے اپنا عصا فرعون اور ان کے خادموں کے سامنے پھینکا اور وہ سانپ بن گیا۔"

(د) خروج ۸/۱۷ "موسیٰ اور ہارون نے اپنا ہاتھ عصا کے ساتھ بڑھایا اور زمین کی گرد و غبار کو مارا اور وہ انسان اور حیوان پر جوئیں بن گئیں۔"

(ذ) اعمال ۹/۴۰ "پطرس نے سب کو باہر کر دیا اور گھٹنے ٹیک کر دعا مانگی پھر لاش کی طرف متوجہ ہو کر کہا اے تبیتا اُٹھ پس اس نے آنکھیں کھول دیں اور پطرس کو دیکھ کر اُٹھ بیٹھی۔"

دوسرا معجزہ جو یسوعی دوست مسیح کی الوہیت میں پیش کرتے ہیں یہ ہے کہ وہ بلا کشتی پانی پر چلا اور پانی پر چلنا چونکہ انسانی طاقت سے باہر ہے اسلئے وہ خدا ہوا۔ افسوس اس دلیل میں بھی مسیح کو کوئی الگ خصوصیت حاصل نہیں اور نہ ہی یہ کوئی خدائی کی دلیل ہو سکتی ہے ورنہ دوسرے نبیوں کو بھی جنہوں نے یہی یا اس سے بڑھکر کوئی اور معجزہ دکھایا خدا ماننا پڑیگا۔ ملاحظہ ہوں حوالجات عہد قدیم و جدید۔

(ا) یسعیاہ ۴۳/۲ "اے یعقوب جب تو پانیوں پر گذریگا تو میں تیرے ساتھ ہونگا۔ اور جب تو ندیوں میں ہو کے جائیگا تو وہ تجھے نہ ڈوبائینگی اور جب تو آگ کے درمیان چلیگا تو تجھے آنچ نہ لگے گی اور شعلہ تجھے

نہ جلا دیگا "

(ب) یشوع $\frac{3}{16-17}$ " یشوع نبی نے یردن کو خشک کر دیا اور سارے بنی اسرائیل خشک زمین سے ہو کر پار ہو گئے اور وہ کاہن جو خداوند کے عہد کا صندوق اٹھائے ہوئے تھے یردن کے بیچ بیچ سوکھی زمین پر کھڑے ہو رہے اور سارے بنی اسرائیل خشک زمین پر ہو کے گذرے یہانتک کہ ساری جماعت یردن کے پار ہو گئی "

اب ایک عقلمند اس معجزہ کو جو یشوع نبی سے ظہور میں آیا اور یسوع مسیح کے معجزے کو مقابلہ کر کے دیکھ سکتا ہے۔ کہ کون زیادہ اہمیت رکھتا ہے اور کس نبی کی قوت اعجازی زیادہ ہے۔ کیا یشوع نبی کی یا یسوع خدا کی ؟

(ت) ۲ سلاطین $\frac{2}{8}$ " ایلیا نے اپنی چادر کو لیا اور لپیٹ کے پانی پر مارا کہ پانی دو حصے ہو کے اِدھر اُدھر ہو گیا اور وہ دونوں خشک زمین پر ہو کے پار ہو گئے "

اب ایلیا کے اس زبردست معجزہ کے مقابلہ میں مسیح کا معجزہ کیا حیثیت اور حقیقت رکھتا ہے اگر بالفرض مان بھی لیا جائے کہ اس سے بڑھ کر نہیں تو بہرحال اسکے برابر تو ہے جب اسکے برابر ہے تو کیا وجہ کہ ایلیا نبی کو بھی خدا نہ تسلیم کر لیا جائے ؟

(ث) ۲ سلاطین $\frac{2}{19}$ " الیسع نے ناکارہ چشموں اور بنجر زمینوں کو ایک پیالہ پانی سے اچھا کر دیا "

(ج) ۲۔ سلاطین $\frac{2}{14}$ " الیسع نے بھی چادر کو جب پانی پر مارا تو پانی ادھر اُدھر ہو گیا۔ اور الیسع پار ہوا "

(ح) خروج $\frac{14}{21و22}$ " پھر موسیٰ نے دریا پر ہاتھ بڑھایا .... اور دریا کو سکھا دیا اور پانی کو دو حصے کر دیا اور بنی اسرائیل دریا کے بیچ میں سے

سوکھی زمین پر ہو کے گذر گئے۔ اور پانی کی انکے دائیں بائیں دیوار تھی۔"

(خ) خروج ۷/۲۰ "موسیٰ نے لٹھ مارا اور دریا کا سب پانی لہو ہو گیا۔"

(د) متی ۱۴/۲۸ "پطرس نے یسوع سے کہا اے خداوند اگر تو ہے تو مجھے حکم دے کہ پانی پر چلکر تیرے پاس آؤں۔ اس نے کہا آ۔ پطرس کشتی سے اتر کر یسوع کے پاس جانے کے لئے پانی پر چلنے لگا..... جب ڈوبنے لگا تو مسیح نے کہا۔ اے کم اعتقاد تُو نے کیوں شک کیا۔"

اب اس حوالہ سے صریح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ بلا کشتی پانی پر چلنا یسوع کی اُلوہیت کی دلیل کسی طرح نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا یسوع کا یہ فقرہ "اے کم اعتقاد تُو نے کیوں شک کیا۔" نہایت ہی صفائی سے بتاتا ہے کہ یہ قوت اعجازی مسیح پر پختہ اور کامل اعتقاد رکھنے سے ہر ایک کو حاصل ہو سکتی ہے پس مسیحیوں کے اس دعوے کا رد خود مسیح کے قول میں موجود ہے۔

تیسرا معجزہ۔ جو مسیحی یسوع کی اُلوہیت کی دلیل میں پیش کیا کرتے ہیں یہ ہے کہ مسیح کو پانی اور ہوا پر بھی حکومت تھی چنانچہ کئی مقامات پر پانی اور ہوا کو حکم کیا تو وہ تھم گئے اور ان چیزوں پر حکومت کرنا انسانی طاقت میں نہیں اس لئے یسوع خدا ہے۔ مسیحیوں کا یہ دعویٰ بھی محض غلط اور بے بنیاد ہے۔ اس دعویٰ میں یسوع کو کوئی خصوصیت حاصل نہیں کیونکہ بائیبل سے یہ بات ثابت ہے کہ اور بہت سے نبیوں نے پانی اور ہوا پر حکومت کی۔ بلکہ اس سے بڑھ کر دوسری چیزوں پر بھی ملاحظہ ہوں حوالجات۔

(ا) خروج ۹/۳۳ "موسیٰ کی دعا سے مینہ۔ اور اولے تھم گئے۔"

(ب) خروج ۱۰/۱۳ "موسیٰ نے زمین مصر پر اپنا عصا اُٹھایا چنانچہ سارا دن اور ساری رات سخت آندھی چلتی رہی اور اسقدر ٹڈیاں آئیں کہ ساری زمین ان سے چھپ گئی۔"

(ت) خروج ۸/۶ "ہارون نے مصر کے پانی پر ہاتھ بڑھایا اور مینڈک چڑھ آئے اور مصر کی زمین چھپادی"

(ث) خروج ۱۰/۲۲ "موسیٰ نے اپنا ہاتھ آسمان کی طرف اٹھایا اور تین دن تک سارے ملک مصر میں عجب اندھیرا رہا"

(ج) خروج ۱۴/۲۶ و ۲۹ "موسیٰ نے اپنا ہاتھ دریا پر بڑھایا اور پانی نے سب مصریوں کی گاڑیوں کو سواروں سمیت ہلاک کردیا اور بنی اسرائیل سلامت گذر گئے"

(ح) یشوع ۱۰/۱۲ تا ۱۴ "یشوع نے خداوند کے حضور بنی اسرائیل کی آنکھوں کے سامنے یوں کہا کہ۔ اے آفتاب جبعون پر ٹھہرا رہ اور اے مہتاب تو بھی وادی ایالون کے درمیان۔ تب آفتاب کھڑا رہا اور مہتاب ٹھہر گیا"

(د) ۲۔ سلاطین ۲۰/۱۱ "یسعیاہ نبی نے سورج کے سایہ کو دس درجے پیچھے ہٹادیا ان درجوں میں کہ جن سے ڈھل گیا تھا"

(ذ) دانی ایل ۳/۲۱ تا ۲۵ "تین شخص جلتی آگ میں ڈالے مگر آگ نے انکو کچھ نقصان نہ پہنچایا"

(ر) یوناہ ۱/۱۷ "یوناہ نبی تین دن تک مچھلی کے پیٹ میں رہا"

(ز) لوقا ۱/۶۴ "یوحنا کی زبان اور منہ آٹھویں دن کھل گئی اور وہ بولنے لگا"

اب مسیحیوں کا یسوع کے اس معجزہ پر اتنا ناز کرنا ان تمام معجزات کے مقابلہ میں کیا حقیقت رکھتا ہے؟ کیا موسیٰ کا پانی اور ادرے کو تھامنا۔ آندھی چلانا اندھیرے کا تین دن تک متواتر رہنا ٹڈیوں کا کثرت سے آنا۔ اور اس کے حکم سے مصریوں کو تباہ کرنا۔ یشوع کا سورج اور چاند پر حکومت کرنا سایہ کا

پیچھے ہٹا دینا گیا یہ سب زبردست معجزات یسوعی معجزات کی اہمیت کو کم نہیں کر دیتے۔ پھر کیا ان معجزات کے دکھانے والے الُوہیت میں مسیح سے کم کہے جا سکتے ہیں۔ کیا مسیحی ان سب کو بھی خدا ماننے کے لئے تیار ہیں ؛

چوتھا معجزہ جو یسوع کی الُوہیّت میں پیش کیا جاتا ہے یہ ہے کہ اس نے تھوڑے کھانے پینے کو اسقدر بڑھا دیا۔ کہ ہزاروں آدمیوں نے کھایا اور وہ اس سے سیر ہوئے۔ اگر مسیحیوں کی اس دلیل کو صحیح تسلیم کر لیا جائے تو ہم اس بات کے کہنے پر مجبور ہونگے کہ مسیحی کئی ایک خدا تسلیم کرتے ہیں۔ کیونکہ بائیبل سے یہ بات ثابت شدہ ہے کہ بعض دوسرے نبیوں نے بھی تھوڑے کھانے اور شراب کو بڑھا دیا ملاحظہ ہوں حوالجات ؛

(ا) ۱۔ سلاطین $\frac{17}{12 \text{ تا } 16}$ "ایلیاہ نے ایک عورت کے لئے ایک مٹھی بھر آٹا اور تھوڑے تیل کو اتنا بڑھا دیا کہ اس عورت کا سارا کنبہ سال تک کھاتے رہے مگر پھر بھی ختم نہ ہوا"

(ب) ۲۔ سلاطین $\frac{4}{42}$ "الیسع نے چند ٹکڑوں اور چند بالوں سے سو آدمی کو کھلایا اور پھر بھی بڑھ گیا"

(ت) ۲۔ سلاطین $\frac{4}{2 \text{ تا } 6}$ "الیسع نے ایک پیالہ تیل کو ایک بیوہ مقروضہ عورت کے لئے اتنا بڑھا دیا کہ ہمسائیوں کے برتن عاریۃً مانگتے ختم ہو گئے مگر تیل ختم نہ ہوا۔ جب برتن مہیا نہ ہو سکے تو تیل موقوف ہو گیا"

پانچواں معجزہ جو یسوع کی الُوہیّت کی دلیل میں پیش کیا جاتا ہے یہ ہے کہ اس نے لنگڑوں۔ اندھوں۔ مفلوجوں۔ کوڑھوں۔ گونگوں۔ سوکھے ہاتھ والوں۔ بخار۔ مرگی والوں کو اچھا کیا۔ گو موجودہ زمانہ ترقی اور سائنس میں ایسے بیماروں کی صحتیابی کو یسوع کی الُوہیت میں پیش کرنا بیوقوفی اور نادانی ہے مگر ہمیں تو بائیبل سے یہ بات ثابت کرنا ہے کہ اس قسم کے

بیماروں کو شفا دینا الوہیت کی دلیل نہیں ہو سکتا کیونکہ یہی سب امراض دوسرے انبیاء اور حواریوں سے اچھے کئے گئے پس مسیحی دوستوں کو چاہیئے یا تو وہ یسوع کی الوہیت سے بھی انکار کر دیں ورنہ دوسرے نبیوں۔ اور مسیح کے حواریوں کو بھی خداؤں کی فہرست میں درج کر دیں

ملاحظہ ہوں حوالجات ؛

(۲) نشان یا معجزہ دکھانا از روئے بائیبل الوہیت کی دلیل ہی نہیں

ملاحظہ ہوں حوالجات :-

متی ۱۷/۲۰ "میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر تمہیں رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہوتا۔ اگر تم اس پہاڑ سے کہتے کہ یہاں سے وہاں چلا جا تو وہ چلا جاتا اور کوئی بات تمہاری ناممکن نہ ہوتی۔ مگر اس طرح کے دیو بغیر دعا اور روزہ کے نہیں نکالے جاتے"

مزید حوالجات مرقس ۹/۲۸ و ۲۹ - متی ۲۱/۲۰ و ۲۲

(ب) مرقس ۱۶/۱۷ "اور وے جو ایمان لائینگے۔ انکے ساتھ یہ علامتیں ہونگی کہ وے میرے نام سے دیووں کو نکالینگے اور نئی نئی زبانیں بولینگے۔ سانپوں کو اٹھالیں گے۔ اور اگر کوئی ہلاک کرنے والی چیز پئینگے انہیں کچھ نقصان نہ ہوگا وے بیماروں پر ہاتھ رکھینگے تو چنگے ہو جائینگے"

سنہ ۱۹۰۸ء اور اس کے بعد کی بائیبلوں میں الفاظ کی تبدیلی کر دی گئی ہے

یہ دونو حوالجات سنہ ۱۸۷۰ء کی بائیبل سے لیئے گئے ہیں۔

ان دونو حوالوں سے یہ بات نہایت۔۔۔صراحت سے ثابت ہوتی ہے کہ اس قسم کے سب معجزات الوہیت کی دلیل نہیں ہو سکتے بلکہ ہر ایک کو مسیح پر ایمان لانے سے حاصل ہو سکتے ہیں چنانچہ مسیح نے حواریوں کو یہ وصیت کی کہ یہ سب معجزات دکھانا اور اس وصیت

کے مطابق ان سے یہ معجزات ظہور میں آئے ملاحظہ ہوں حوالجات۔

(ت) متی ۱۰: ۸ یسوع نے اپنے حواریوں سے کہا۔

"چلتے وقت یہ منادی کرنا کہ آسمان کی بادشاہت نزدیک آگئی ہے بیماروں کو اچھا کرنا۔ مُردوں کو جِلانا۔ کوڑھیوں کو اچھا کرنا بدروحوں کو نکالنا"

(ث) اعمال ۱۹: ۱۱ تا ۱۲ "خدا پولس کے ہاتھ سے خاص خاص معجزے دکھاتا تھا یہاں تک کہ رومال اور پٹکے اسکے بدن سے چھوا کر بیماروں پر ڈالے جاتے۔ اور ان کی بیماریاں جاتی رہتی تھیں اور بُری رُوحیں ان میں سے نکل جاتی تھیں"

(ج) پیدائش ۴۶: ۴ یوسف نے اپنے باپ کی آنکھوں پر ہاتھ رکھا تو وہ اچھی ہوگئیں۔

(ح) ۲۔ سلاطین ۴: ۳۴ "خدا نے الیسع کے کہنے سے ایک جوان کو جیتا کر دیا۔ اور اندھا بھی کر دیا"

(خ) اعمال ۳: ۲ "لوگ ایک جنم کے لنگڑے کو لا رہے تھے تو..... پطرس نے اس کا دہنا ہاتھ پکڑ کے اسکو اٹھایا اور اسی دم اسکے پاؤں اور ٹخنے مضبوط ہو گئے اور وہ کود کر کھڑا ہو گیا اور چلنے پھرنے لگا"

(د) اعمال ۸: ۶ "جو معجزے فلپس دکھاتا تھا لوگوں نے انہیں سُنکر اور دیکھ کر بالاتفاق اس کی باتوں پر جی لگایا کیونکہ بہتیرے لوگوں میں سے ناپاک روحیں بڑی آواز سے چلا کر نکل گئیں اور بہت مفلوج اور لنگڑے اچھے کیئے گئے"

(ذ) اعمال ۹: ۳۳ "پطرس نے اینیاس نام ایک مفلوج کو پایا جو آٹھ برس سے چارپائی پر پڑا تھا۔ اسے کہا اٹھ آپ اپنا بسترہ بچھا۔ وہ فوراً اٹھ کھڑا ہوا"

(م) اعمال ۱۶/۱۶ "پولس نے ایک لونڈی میں سے جو ایک غیبدان روح تھی حکم دیکر فوراً نکال دیا۔"

(ن) اعمال ۹/۱۹ "حنیاہ شاگرد ..... شاؤل پر ہاتھ رکھا اور کہا کہ خداوند یسوع مسیح نے مجھے بھیجا ہے کہ تو بینائی پائے اور روح القدس سے بھر جائے اور اسکی آنکھوں سے چھلکے گر پڑے اور وہ بینا ہوگیا۔"

(س) اعمال ۲۸/۸ "اور ایسا ہوا پبلیئس کا باپ بخار اور پیچش سے بیمار پڑا تھا پولس نے اسکے پاس جا کر دعا مانگی اور اس پر ہاتھ رکھکر شفا دیدی۔"

اب ہم نے بائیبل سے نبیوں اور مسیح کے حواریوں کے معجزے مسیح کے ان معجزوں کے مقابلہ میں جو وقتاً فوقتاً مسیح سے اسکی الوہیت کے زمانہ میں گذرے ناظرین کے سامنے رکھدیئے ہیں اب آپ خود دیکھ لیں کہ اگر یہ معجزے خدائی کی دلیل ہیں تو وہ سب نبی اور حواری بھی خدا ہیں؟

سولھویں دلیل۔ جو پادریصاحبان یسوع کی الوہیت میں پیش کیا کرتے ہیں یہ ہے کہ یسوع میں خدائی صفات پائی جاتی تھیں اور چونکہ دوسرے انسانوں میں ان صفات کا وجود نہ تھا اس سے ثابت ہوا کہ وہ خدا ہے پیشتر اسکے کہ ہم اس دلیل کے متعلق کچھ تحریر کریں۔ یہ چاہتے ہیں کہ بائیبل سے خدا تعالیٰ کی صفات کا اندراج کریں اور پھر انکے مقابلہ میں یسوع کی صفات عہد جدید سے پیش کر کے بتادیں کہ خدا تعالیٰ اور یسوع کی صفات میں کیا فرق ہے اور یسوع کی الوہیت کے فیصلے کے لئے یہ طریق نہایت ہی سہل اور آسان ہے ملاحظہ ہوں صفات الٰہی از عہد قدیم و جدید؟

(۱) دانی ایل ۲۶/۶ "وہی زندہ خدا ہے اور ہمیشہ قائم ہے اسکی سلطنت لازوال ہے۔"

مزید حوالجات۔ یرمیاہ ۲۳/۳۳ و ۱/۱۰) اعمال ۴/۱۵) تھسّلنیکیوں ۱/۹)
زبور ۱۸/۴۶)

صفات یسوعؑ از عہد جدید

مرقس ۹/۳۱ "وہ اسے قتل کرینگے۔ اور وہ قتل ہونیکے تین دن بعد جی اُٹھیگا"

یوحنا ۱۹/۳۰ "جب یسوعؑ نے سرکا پیا تو کہا کہ تمام ہوا اور سر جھکا کر جان دیدی"

متی ۲۶/۳۹ "اے میرے باپ اگر ہوسکے تو موت کا پیالہ مجھ سے ٹال دے"

(ب) صفات الٰہی از عہد قدیم۔

زبور ۲۴/۸ "خداوند جو قوی اور قادر ہے۔ اور جنگ میں زور آور ہے"

مزید حوالجات زبور ۵۹/۱۶) ۱۔ تواریخ ۱۶/۲۵)

صفات یسوعؑ از عہد جدید۔

متی ۲۷/۳۹ "راہ چلنے والے سر ہلا ہلا کر اسکو لعن طعن کرتے اور کہتے تھے اے مقدس کے ڈھانے والے اور تین دن میں بنانے والے اپنے تئیں بچا اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو صلیب پر سے اُتر آ"

متی ۲۷/۲۸-۳۰ "اور اسکے کپڑے اُتار کر اسے قرمزی چوغہ پہنایا اور کانٹوں کا تاج بنا کر اسکے سر پر رکھا۔ اور ایک سرکنڈا اسکے دہنے ہاتھ میں دیا اور اسکے آگے گھٹنے ٹیک کر اسے ٹھٹھوں میں اُڑانے لگے کہ اے یہودیوں کے بادشاہ آداب اور اس پر تھوکا اور وہی سرکنڈا لیکر اسکے سر پر مارنے لگے"

متی ۲۷/۴۲ "اس نے اوروں کو بچایا اپنے تئیں نہ بچا سکا یہ تو اسرائیل کا بادشاہ ہے اب صلیب پر سے اُتر آئے تو ہم اسپر ایمان لاوینگے"

۲۔ کرنتھیوں ۱۳/۴ "ہاں وہ کمزوری کے سبب صلیب دیا گیا"

(ت) صفات الٰہی از عہد قدیم و جدید۔

زبور ۱۱۸/۱ "خداوند کی شکر گذاری کرو کہ وہ نیک ہے۔"

مزید حوالجات زبور ۱۷/۲۲ و ۹۹/۵،۹ و ۱۱۸/۲۹ و ۱۱۹/۶۸ و ۱۳۵/۳ ، نحوم ۱/۷) لوقا ۱/۴۹)

صفات یسوع از عہد جدید

گلتیوں ۳/۱۳ "مسیح ہمارے لئے لعنتی بنا.... کیونکہ لکھا ہے۔ جو لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے" حوالہ عہد قدیم استثنا ۲۱/۲۳ "جو پھانسی دیا جاتا ہے وہ خدا کا ملعون ہے۔"

مرقس ۱۰/۱۸ "یسوع کہتا ہے تُو مجھے نیک کیوں کہتا ہے نیک تو کوئی نہیں مگر ایک یعنی خدا۔"

(ث) صفات الٰہی از عہد قدیم

زبور ۱۲۱/۴ "دیکھ وہ جو بنی اسرائیل کا محافظ ہے ہرگز نہ اونگیگا اور نہ سوئیگا"

صفات یسوع از عہد جدید

مرقس ۴/۳۸ "اور یسوع پیچھے گدی پر سوتا تھا۔ انہوں نے اسے جگا کر کہا اے اُستاد تجھے فکر نہیں۔"

متی ۸/۲۴ "جھیل میں ایسا بڑا طوفان آیا کہ کشتی لہروں میں چھپ گئی۔ مگر وہ سوتا تھا انہوں نے پاس آکر اسے جگایا۔"

مزید حوالہ لوقا ۸/۲۴

(ج) صفات الٰہی از عہد قدیم

۱۔ سلاطین ۸/۳۹ "ہاں تو ہی اکیلا سارے بنی آدم کے دلوں کو جانتا ہے۔"

مزید حوالہ (۲۔ تواریخ ۶/۳۰

صفات یسوع از عہد جدید

متی ۲۴/۳۶ "لیکن اس دن اور اس گھڑی کی بات کوئی نہیں جانتا نہ آسمان

کے فرشتے نہ بیٹا مگر صرف باپ۔"

اعمال ۱/۷ "ان وقتوں اور میعادوں کا جاننا جنہیں باپ نے اپنے ہی اختیار میں رکھا ہے تمہارا کام نہیں۔"

متی ۲۶/۶۸ "یہودیوں نے اسکے منہ پر تھوکا اور اسے مکے مارے اور بعض نے طمانچے مار کے کہا اے مسیح ہمیں نبوت سے بتا کہ کس نے تجھے مارا ہے۔"

(ح) صفات الٰہی از عہد قدیم - زبور ۱۳۶/۲۵ "وہ ہر جاندار کو روزی دیتا ہے۔"

صفات یسوع از عہد جدید - لوقا ۲۴/۴۲-۴۳ "یسوع نے حواریوں سے کہا۔ کیا یہاں تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے انہوں نے اسے بھنی ہوئی مچھلی کا قتلہ دیا اس نے لیکر انکے روبرو کھایا۔"

متی ۲۱/۱۸ و ۱۹ "اور صبح جب یسوع شہر کو جاتا تھا تو اسے بھوک لگی اور انجیر کا درخت راہ کے کنارے دیکھکر اسکے پاس گیا اور پتوں کے سوا اس میں کچھ نہ پاکر اس سے کہا کہ آیندہ تجھ میں پھل نہ لگے۔"

(خ) صفات الٰہی از عہد قدیم - زبور ۳۴/۱۷ "خداوند سنتا ہے۔"

مزید حوالہ زبور ۳/۴

صفات یسوع از عہد جدید - عبرانیوں ۵/۷ "اپنی بشریت کے دنوں میں زور زور سے پکار کر اور آنسو بہا کر اسی سے دعائیں اور التجائیں کیں جو اسکو موت سے بچا سکتا تھا اور خدا ترسی کے سبب اس کی سُنی گئی۔"

مرقس ۹/۳۱ "وہ اسے قتل کرینگے اور قتل ہونیکے بعد جی اُٹھیگا۔"

تین ایام تک حالت موت میں صفت سماعت سے معطل رہا تو وہ کیونکر خدا ہوا۔

(د) صفات الٰہی از عہد قدیم - زبور ۶۵/۲ "خدا جو دعا کا سننے والا ہے"

صفات یسوع از عہد جدید - عبرانیوں ۵/۷ "اپنی بشریت کے دنوں میں زور زور سے پکار کر اور آنسو بہا کر دعائیں اور التجائیں کیں"

لوقا ۶/۱۲ "ان دنوں میں ایسا ہوا کہ وہ پہاڑ پر دعا مانگنے کو نکلا اور خدا سے دعا مانگنے میں ساری رات گذاری"

متی ۲۶/۳۹ "یسوع تھوڑا آگے بڑھا اور منہ کے بل گر کر یہ دعا مانگی اے میرے باپ اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے ٹال دے"

پس اگر یسوع بھی دعاؤں کا سننے والا تھا اور وہ کامل خدا تھا تو کیا وجہ کہ اس کو کامل خدا باپ کی طرف احتیاج پڑی

(ذ) صفات الٰہی از عہد قدیم - نحوم ۱/۲ "خدا غیور اور انتقام لینے والا ہے" زبور ۱۸/۴۷

صفات یسوع از عہد جدید - متی ۲۷/۲۹ "کانٹوں کا تاج بنا کر اسکے سر پر رکھا اور ایک سرکنڈا اسکے ہاتھ میں دیا اور اسکے آگے گھٹنے ٹیک کر اسے ٹھٹھوں میں اُڑانے لگے کہ اے یہودیوں کے بادشاہ آداب اور اسپر تھوکا اور وہی سرکنڈا لیکر اسکے سر پر مارنے لگے"

(ر) صفات الٰہی از عہد قدیم - زبور ۳۴/۲۲ "خداوند اپنے بندوں کی جانوں کو مخلصی دیتا ہے"

مزید حوالجات - زبور ۳۳/۲۰ و ۱۸/۴۸ و ۵۶/۱۳ و ۶۸/۲۰ و ۱۸/۹۴

صفات یسوع از عہد جدید - متی ۲۶/۳۸ و ۳۹ "میری جان نہایت ہی غمگین ہے یہانتک کہ مرنے کی نوبت پہنچ گئی ہے"

متی ۲۷/۴۲ "اس نے اوروں کو بچایا اپنے تئیں نہ بچا سکا یہ تو اسرائیل کا بادشاہ ہے اب صلیب پر سے اتر آئے تو ہم اسپر ایمان لاوینگے"

متی ۲۶/۴۲ "پھر دوبارہ یہ دعا مانگی - اے میرے باپ اگر یہ میرے پئے بغیر

نہیں ٹل سکتا تو تیری مرضی پوری ہو"

بقول مسیحی دوستوں کے وہ صلیب پر مارا گیا اور اپنی جان کو بھی نہ بچا سکا پس مسیح کے اس عاجزانہ اور انکسارانہ طریق دعا اور التجا سے ہی انسان اندازہ کر سکتا ہے کہ اس میں الوہیت کی صفات کا کسقدر ظہور تھا ؛

(ز) صفات الٰہی از عہد قدیم وجدید - حزقی ایل ۱۲/۲۵ "جو بات میں کہونگا سو ہو جائیگی"

مزید حوالے - زبور ۵۰/۱ مرقس ۱۴/۳۶

صفات مسیح از عہد جدید - متی ۴/۳ "ابلیس نے اس سے کہا اگر تو خدا کا بیٹا ہے تو اس پتھر سے کہہ کہ روٹی بنجائے"

متی ۲۰/۲۳ " لیکن اپنے دائیں بائیں بٹھانا میرا کام نہیں"

یوحنا ۱۴/۱۶ "میں اپنے باپ سے درخواست کرونگا تو وہ تمہیں دوسرا مددگار بخشیگا"

یوحنا ۵/۳۰ "میں اپنے آپ سے کچھ نہیں کر سکتا جیسا سنتا ہوں عدالت کرتا ہوں"

مرقس ۱۴/۳۶ یسوع کہتا ہے :- "اے ابا - اے باپ تجھ سے سب کچھ ہو سکتا ہے"

یسوع کے ان الفاظ سے اتنا معلوم ہو سکتا ہے کہ کوئی ایسی بات بھی ہے جسپر یسوع کو قدرت نہیں جب اس کی قدرت میں ذرہ بھی نقص واقعہ ہوا تو وہ خدا نہ رہا -

(س) صفات الٰہی از عہد قدیم وجدید - یرمیاہ ۱۰/۱۶ "وہ سب چیزوں کا خالق ہے"

مزید حوالے - زبور ۹۵/۵ و ۹۶/۵ و ۱۲۱/۲ و ۹۵/۶) اعمال ۱۷/۲۴)

صفات یسوع از عہد جدید - لوقا ۱/۳۱ "اور دیکھ تو حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی"

متی ۱/۱۸ "یسوع کی پیدائش اس طرح ہوئی"

متی ۲/۲ "یہودیوں کا بادشاہ جو پیدا ہوا ہے وہ کہاں ہے"

پس ان چند ایک حوالوں سے ایک عقلمند یہ سمجھ سکتا ہے کہ مسیح مخلوق تھا۔ اور ایک مخلوق خالق کیونکر ہو سکتا ہے اور یہ بات بھی بائیبل سے ثابت ہے کہ چاند سورج ستاروں۔ سیاروں۔ سمندروں کا خالق خدا ہی ہے نہ کہ یسوع جیسا کہ اعمال ۱۷/۲۴ سے ثابت ہے؛

(ش) صفات الٰہی از عہد قدیم استثناء ۳۱/۶ "خداوند تیرا خدا وہی ہے جو تیرے ساتھ جاتا ہے وہ تجھ سے غافل نہ ہوگا اور تجھ کو نہ چھوڑیگا"

مزید حوالے۔ زبور ۳۳/۱۰و۱۱ و ۸۶/۱۵ و ۵۵/۲۲ (۱۔ تواریخ ۱۲/۱۸ و ۲۸/۲۰ (یشوع ۱/۵)

صفات یسوع از عہد جدید۔ متی ۲۷/۴۶ "یسوع نے بڑی آواز سے چلا کر کہا۔ ایلی۔ ایلی۔ لما سبقتنی یعنی اے میرے خدا! اے میرے خدا تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا"

لوقا ۹/۴۱ "یسوع کہتا ہے مَیں کب تک تمہارے ساتھ رہونگا"

یوحنا ۱۲/۸ یسوع نے یہودا اسکر دلمی کو جواب دیتے ہوئے کہا غریب غربا تو ہمیشہ تمہارے پاس ہیں لیکن مَیں ہمیشہ تمہارے پاس نہ رہونگا"

(ص) صفات الٰہی از عہد قدیم وجدید۔ یسعیاہ ۴۰/۲۹ "وہ تھکے ہوؤں کو زور بخشتا ہے اور ناتوانوں کی توانائی کو زیادہ کرتا ہے" مزید حوالے زبور ۱۴۵/۱۴

صفات مسیح از عہد جدید۔ متی ۸/۲۰ یسوع نے اس سے کہا کہ لومڑیوں کے بھٹ ہوتے ہیں اور ہوا کے پرندوں کے گھونسلے مگر ابن آدم کیلئے سر دھرنے کی بھی جگہ نہیں"

متی ۲۶/۳۷ "یسوع۔ پطرس اور زبدی کے دونوں بیٹوں کو ساتھ لیکر غمگین اور بے قرار ہونے لگا"

مرقس ۱۴/۳۳،۳۴ "یسوع پطرس یعقوب اور یوحنا کو اپنے ساتھ لیکر نہایت حیران اور بے قرار ہونے لگا۔ اور ان سے کہا میری جان نہایت غمگین ہے۔ یہاں تک کہ مرنے کی نوبت پہنچ گئی ہے۔"

لوقا ۲۲/۴۳ تا ۴۴ "یسوع کو ایک فرشتہ آسمان سے دکھائی دیا وہ اسے تقویت دیتا ہے پھر وہ سخت پریشانی میں مبتلا ہو کر اور بھی دلسوزی سے دعا مانگنے لگا۔ اور اسکا پسینہ گویا خون کی بڑی بڑی بوندیں ہو کر زمین پر ٹپکتا تھا۔"

(ض) صفات الٰہی از عہد قدیم۔ یسعیاہ ۴۰/۲۸ "وہ تھک نہیں جاتا اور ماندہ نہیں ہوتا۔"

مزید حوالے۔ یرمیاہ ۱۰/۱۰ و ۳۲/۲۷)

صفات مسیح از عہد جدید۔ متی ۲۱/۱۸ تا ۲۰ جب وہ صبح شہر کو جاتا تھا تو اسے بھوک لگی۔ اور ..... انجیر کے درخت میں پتوں کے سوا کچھ نہ پاکر اس سے کہا کہ آیندہ تجھ میں کبھی پھل نہ لگے۔"

متی ۸/۲۴ "کشتی لہروں میں چھپ گئی مگر وہ یعنی یسوع سوتا تھا۔ انہوں نے اسے پاس آکر جگایا۔"

لوقا ۴/۲ "اور جب دن پورے ہوئے تو یسوع کو بھوک لگی۔"

(مزید حوالہ مرقس ۱۱/۱۲)

(ط) صفات الٰہی از عہد قدیم۔ ۱۔ تواریخ ۱۶/۲۵ "خداوند بزرگ مہیب ہے۔"

مزید حوالہ ۱۔ تواریخ ۱۷/۸)

صفات یسوع (متی ۲/۱۳ "خداوند کے فرشتے نے یوسف کو خواب میں دکھائی دیکر کہا۔ کہ اٹھ بچے اور اس کی ماں کو ساتھ لیکر مصر

بھاگ جا اور جبتک میں تجھ سے نہ کہوں۔ وہیں رہنا۔ کیونکہ ہیرودیس اس بچے کو تلاش کرنے کو ہے تاکہ اسے ہلاک کرے۔"

متی ۲۰/۲ "اٹھ اس بچے اور اس کی ماں کو لیکر اسرائیل کے ملک میں چلا جا کیونکہ جو بچے کی جان کے خواہاں تھے وہ مر گئے۔"

متی ۲۰/۱۶ "اسوقت یسوع نے شاگردوں کو حکم دیا کہ کسی کو نہ بتانا کہ یہ مسیح ہے۔"

متی ۴۶/۲۶ "یسوع کہتا ہے۔ اٹھو چلیں۔ دیکھو میرا پکڑنے والا نزدیک آپہنچا ہے۔"

اب یہ بڑے تعجب اور حیرت کی بات ہے کہ خداوند یسوع کو یہودیوں کے ڈر سے ملک سے بے ملک ہونا پڑا اب عقلمند اسی سے یسوع کی الوہیت کا اندازہ لگالیں +

(ظ) صفات الٰہی از عہد قدیم۔ دانی ایل ۲۶/۶ "وہی زندہ خدا ہے اور ہمیشہ قائم ہے اسکی سلطنت لازوال ہے۔"

مزید حوالجات۔ یسعیاہ ۴۰/۲۸) زبور ۶۶/۷ و ۹۳/۲ و ۱۳۸/۶ و ۱۳۵/۵ و ۲۹/۱۰)

صفات یسوع یوحنا ۱۸/۳۶ "یسوع نے پلاطوس کے جواب میں کہا "میری بادشاہت دنیائی نہیں اگر میری بادشاہت دنیا کی ہوتی تو میرے خادم لڑتے۔"

فلپیوں ۲/۵تا۷ "یسوع نے خدا کے برابر ہونے کو قبضے میں رکھنے کی چیز نہ سمجھا بلکہ اپنے آپ کو خالی کر دیا اور خادم کی صورت اختیار کی اور انسانوں کے مشابہ ہوگیا۔"

حضرت ہاجرہ ۔ اور حضرت اسمٰعیل کی قربانی

(از شیخ غلام فرید صاحب بی ۔ اے)

جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا ٭ اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

حجاز کے بے برگ و گیاہ ریگستان میں ایک بچے کے رونے کی آواز آتی ہے ۔ بچہ شدت پیاس سے جان بلب ہے ۔ ماں ماتا کی ماری سرہانے کھڑی حیران ہے ۔ کہ اپنے لختِ جگر کی پیاس کو بجھانے کا کیا سامان کرے ۔ کہ اس ریگستان میں کوسوں پانی کا نام و نشان نہیں ۔ آخر جب اس نے دیکھا ۔ کہ اس کا ایک ہی بچہ چند لمحوں کا مہمان ہے ۔ اس نے نہ چاہا ۔ کہ اس کی موت کا نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھے ۔ وہ بچے کو اسی حالت میں چھوڑ کر ایک طرف چلی گئی ۔ اور وہ انہی خیالات میں مستغرق تھی ۔ کہ بچے کی موت کے بعد اسکی اپنی باری ہے ۔ کہ یکایک اسکی نظر ایک چھوٹی سی پہاڑی پر پڑی ۔ وہ اس پہاڑی پر چڑھ گئی ۔ کہ شاید اونچی جگہ سے کہیں بستی کا نشان مل جاوے ۔ اور وہ وہاں سے اپنے بچے کیلئے پانی اور سامان خوراک لاوے ۔ لیکن اسکی مایوسی کی کوئی انتہا نہیں رہتی ۔ جب وہ پہاڑی پر چڑھ کر چاروں طرف نظر دوڑاتی ہے ۔ اور کہیں بھی آبادی کا نشان نہیں پاتی ۔ اس پہاڑی سے تھوڑے فاصلے پر ایک اور پہاڑی ہے ۔ وہ اسپر چڑھ جاتی ہے ۔ مگر یہاں بھی اسکی تمام امیدیں خاک میں مل جاتی ہیں ۔ اور اسکو کوئی نشان کسی بستی کا نہیں ملتا ۔ اسی طرح وہ سات دفعہ ان دونو پہاڑیوں پر اس امید میں چڑھتی ہے ۔ کہ شائد اسی دفعہ ہی کوئی انسان یا بستی نظر آجاوے ۔ مگر اسکی امید پوری نہیں ہوتی ۔ آخر جب اسکو ان سات پھیروں کے بعد اپنی اور اپنے بچے کی موت کا یقین کامل ہو گیا ۔ اور اس نے سمجھ لیا ۔ کہ ان کی زندگی چند منٹوں کی بات ہے

توخدا کے فرشتے نے آسمان سے اسکو پکارا۔ کہ خدا نے تیرے استقلال اور
استقامت کا امتحان کرلیا۔ اپنے بچّے کے پاس جا اور دیکھ کہ خدا نے اس
کے لئے پانی کا سامان کردیا۔ جب وہ وہاں پہنچی۔ تو کیا دیکھتی ہے۔ کہ اس
کے بچّے کے پاس ایک چشمہ بہ رہا ہے۔ یہ پانی کہاں سے آگیا۔ اور یہ چشمہ
اس ریگستان میں خود بخود کس طرح سے نکل پڑا۔ ایک ایسی بات ہے۔ کہ
جسکو مادہ پرست لوگوں کی عقلیں نہیں سمجھ سکتیں۔ مگر خدا اپنے پیارے بندوں
اور صادقوں کیلئے بعض دفعہ ایسے خارق عادت امور ظاہر کرتا ہے۔ کہ
"اس جہان" والے اسکو سمجھ نہیں سکتے۔ وہ خدا جس نے ابراہیمؑ کے لئے
اسکے دشمنوں کی آگ کو ٹھنڈا کردیا۔ وہ جس نے نوحؑ کی دعا سنکر ایک
عظیم الشان طوفان برپا کرکے اس کی قوم کو غرق کردیا۔ وہ حق تعالےٰ
جس نے حضرت موسیٰؑ کا سونٹا سانپ بنادیا۔ اور انکو دریائے نیل
سے سوکھے پاؤں پار اُتار دیا۔ اور پھر وہی پانی جو موسیٰؑ کے لئے خشک
ہوگیا تھا فرعون کو غرق کرگیا۔ وہ مولیٰ کریم جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کی ایک مٹھی بھر پھینکی ہوئی مٹی سے ایک عظیم الشان آندھی برپا کردی
وہ اسپر قادر ہے۔ کہ ایک ریگستان اور صحرا میں ایک نہیں بلکہ ہزاروں
چشمے شیریں پانی کے جاری کردے۔ پر وہ لوگ جنکی آنکھیں ان ظاہری
اسباب سے آگے نہیں جاتیں۔ اور جن سے روحانی دنیا بالکل مخفی کردی
گئی ہے۔ یہ باتیں ان کی سمجھ میں نہیں آتیں اور نہ آسکتی ہیں۔ مگر نادان ہے وہ
انسان جو ایک امر واقعہ کا اسواسطے انکار کرتا ہے۔ کہ اسکی اندھی اور
محدود عقل خدائے تعالیٰ کی بے حد و عد قدرتوں کو نہیں سمجھ سکتی۔ مگر
وہ نہیں جانتا۔ ؎

"کہ پردہ میں قادر کے اسرار ہیں ۔ کہ عقلیں وہاں ہیچ و بیکار ہیں"

بیکار ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ظاہری اسباب کے پرستاروں کی عقل کی بے بسی و بے کسی کا خوب نقشہ کھینچا ہے۔ فرماتے ہیں :-

تو یک قطرہ داری ز عقل خرد ۔۔۔ مگر قدرتش بحر بے حد و عد

اگر بشنوی قصۂ صادقاں ۔۔۔ مجنباں سر خود چوں مستہزیاں

تو خود را خرد مند فہمیدۂ ۔۔۔ مقاماتِ مرداں کجا دیدۂ

یعنی اے ظاہری اسباب اور مادیات کی پرستش کرنے والے اور اپنی محدود اور آندھی سمجھ پر گھمنڈ کرنے والے کسی خارق عادت بات کو دیکھ کر انکار نہ کر اور اس کو ہنسی سے نہ اڑا۔ کہ خداوند کریم جو کہ اسباب کا پیدا کرنیوالا قادر مطلق خدا ہے۔ وہ جس طرح اسباب کے ساتھ امور وقوع میں لاتا ہے۔ بغیر اسباب کی مدد کے بھی وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ اور اپنے پیاروں کے لئے ایسے معجزات دکھاتا ہے۔ اب خیال آتا ہے کہ یہ بچہ کون ہے اور اس عورت کا کیا نام ہے۔ اس نے کیوں آباد بستیوں کو چھوڑ کر دامن صحرا کو اختیار کیا۔ اس نے کیوں انسانوں کو چھوڑ کر جنگل کے درندوں سے دوستی پیدا کی۔ اس نے کیوں اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کو چھوڑ کر اس ریت کے سمندر میں اپنا ڈیرہ آجمایا۔ کیا اسکو خوبصورت شہروں کے منظر نہیں بھاتے تھے۔ کہ اسکو ریگستان کی اڑتی ہوئی خاک پسند آگئی۔ کیا اسکو نرم بستروں پر نیند نہیں آتی تھی جو اس نے کانٹوں کے بستروں کو اختیار کیا۔ پر کیا اسکو اپنی جان پر رحم نہیں آیا تھا۔ تو اس ننھی جان (اپنے بچے) پر ہی ترس کھایا ہوتا۔ اسکے ہوش تو بجا ہیں۔ اسکی عقل میں تو کوئی اختلال واقعہ نہیں ہوا۔ ہاں ہاں یہ عقلمند بھی ہے۔ مگر ساتھ ہی مجنون بھی ہے۔ ہوش مند بھی ہے مگر ساتھ ہی بے ہوش بھی ہے +

اس کی حالت زبان حال سے پکار کر کہہ رہی ہے۔ ؎

اک رخ تاباں کی الفت میں پھنسا بیٹھی ہوں دل ۔
اپنے دل سے اور جاں سے اس سے میں کرتی ہوں پیار

ایک پیارے کے حکم کے ماتحت اس نے جنگل کی زندگی کو درندوں کی ہمسائیگی کو۔ ریگستان کی اُڑتی ہوئی خاک کو خوشنما منظروں اور آرام دہ بستروں اور پیار اور محبت کرنیوالوں پر ترجیح دی ہے۔ کیونکہ جب اس کا خاوند اسکو اس بے سرو سامانی کی حالت میں چھوڑ کر چلا تھا۔ تو اس نے یہ سوال کیا تھا۔ ءَاللّٰهُ الَّذِیْ اَمَرَكَ بِهٰذَا (کیا خدا نے تجھے ایسا کرنیکا حکم دیا ہے) جسکا جواب اسکو ہاں میں ملا تھا۔ پس خدا کی محبّت اسکو یہاں کھینچ لائی۔ اور خدا کے عشق نے اس سے یہ فعل کرایا۔ کیونکہ خدا کی محبّت اور عشق وہ زبردست طاقت ہے۔ کہ جہاں کے عقلمندوں اور ہوشمندوں کو ایک لمحہ بھر میں دیوانہ ومجنون کر دیتی ہے۔

ہوش منداں جہاں را توکنی دیوانہ ✤ اے بسا خانۂ فطنت کہ تو ویراں کردی

اور ان کو ہر قسم کے مصائب اور تکالیف کے برداشت کرنیکی وہ زبردست قوّت عطا کرتی ہے۔ کہ اگر ان کو آگ پر لٹایا جاوے۔ ان کی عزّت اور آبرو کو خاک میں ملایا جاوے۔ ان سے ان کا سر اور جان طلب کی جاوے وہ ان تمام تکالیف اور مصائب کو بغیر ایک لفظ شکایت کا اپنے مُنہ پر لانے کے نہایت خوشی اور استقلال سے برداشت کرتے ہیں۔ ؎

عشق است کہ برخاک مذلت غلطاند ✤ عشق است کہ بر آتش سوزاں بنشاند
کس بہر کسے سر ندہد جاں نفشاند ✤ عشق است کہ ایں کار بصد صدق کناند

میں کہتا ہوں۔ کہ خدا کے پیاروں اور صادقوں کو ان آزمایشوں اور تکلیفوں میں ایک لطف اور مزہ محسوس ہوتا ہے۔ ان کو اگر زندان میں ڈالا جاوے

ان کے ہاتھوں میں خدا کی راہ میں اگر ہتھکڑیاں اور پاؤں میں بیڑیاں ڈالی جاویں - تو وہ ان بیڑیوں اور ہتھکڑیوں کو جوش مسرت اور وفور محبت سے بوسہ دیتے ہیں - کہ یہ سب کچھ ہمارے پیارے اور محبوب کی طرف سے ہے - اور محبوب کی ہر ایک چیز پیاری لگتی ہے - شاہزادہ عبداللطیف نے اس زمانہ میں بھی اپنے اس صدق و عشق کا نمونہ ہتھکڑیوں اور بیڑیوں کو بوسہ دیکر دکھا دیا کہ عاشق اپنے عشق میں ایسے صادق ہوتے ہیں ؎

صادق آں باشد کہ ایام بلا ؎ مے گذارد با محبت با وفا
گر قضا را عاشقے گردد اسیر ؎ بوسہ آں زنجیر را کز آشنا

پس خدا کی محبت وہ جنون اور اس کی یاد وہ سودا ہے کہ ہر خویش و اقارب کی محبت اور یاد کو بھلا دیتی ہے - اور اسپر نرم بستروں - لذیذ کھانوں - اور خوشنما منظروں کو حرام کر دیتی ہے - اور حق تعالیٰ کے دلدادوں کو ہر سو اور ہر طرف نہیں بلکہ ہر ذرہ میں خدا ہی خدا نظر آنے لگتا ہے - اور اس محبت میں وہ اپنے وجود کو بھول جاتے ہیں - اور ان کا مقام -

ہر سوئے ہر طرف رخ آں یار بنگرم
آں دیگرے کجاست کہ آید بخاطرم

والا ہو جاتا ہے

کیوں نہ ہو - کہ خدا کی راہ وہ خطرناک اور خاردار جنگل ہے - کہ جسمیں قدم قدم پر ہزاروں بلائیں ہیں - اور جب تک انسان اپنی خاک نہ اڑا دے - اور وہ محبت باری تعالیٰ میں مجنون و پاگل نہ ہو جاوے - تب تک ایسی خطرناک راستے کو طے کرنا بھی مشکل بلکہ ناممکن ہے - اور تب تک خدا وند کریم بھی اپنا پاک اور خوبصورت چہرہ ان کو نہیں دکھاتا -

تا نباشد عشق و سودا و جنوں ؎ جلوہ ننماید نگارے بے چگوں

پس یہ پاک باز عورت بھی جس کا نام مبارک ہاجرہ ہے اور جو حضرت ابراہیمؑ

کی زوجہ مطہرہ ہے۔ خدا کی عاشق ہے اور اسی عشق نے اس سے اپنا سب گھر بار اور خویش و اقارب چھڑائے ہیں *

کیونکہ اس کو احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون اور زلزلوا زلزالاً شدیداً کا سبق ازبر تھا۔ اور اس نے خوب سمجھا ہوا تھا کہ وہ ایمان خدا کو مقبول نہیں۔ جو ابتلاؤں۔ مصائب اور تکالیف کی کسوٹی پر نہ پرکھا گیا ہو۔ اور وہ انسان خدا کو پسند نہیں۔ جو آگ اور دھکتے ہوئے کوئلوں پر چلکر اس تک نہ پہنچا ہو *

حضرت ہاجرہ کی یہ قربانی ایسی عدیم المثال ہے۔ کہ اسکی نظیر تمام دنیا کی تاریخ کی ورق گردانی کرنے سے بھی نہیں ملیگی *

ہندو صاحبان حضرت رام چندر جی مہاراج کے بن باس کو فخر سے بیان کیا کرتے ہیں۔ مگر میں کہتا ہوں۔ کہ ہاجرہ کے بن باس اور حضرت رام چندر جی مہاراج کی جلاوطنی میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ رام چندر ایک بادشاہ کے لڑکے تھے جنکو بادشاہ نے مجبور ہو کر اپنی دوسری بیوی کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے جلاوطن کیا تھا۔ اور چونکہ یہ جلاوطنی بادشاہ کی خلاف مرضی تھی۔ اس نے یقیناً اپنے پیارے لڑکے کو جلاوطن کرتے ہوئے بہت سامال اور زیور دیا ہوگا جس سے وہ زمانہ جلاوطنی کو آرام سے گذار سکے۔ پھر رام چندر نوجوان تھے پھر اکیلے نہیں تھے۔ ان کے ساتھ ان کی مدد اور تسلی کے لئے ان کا چھوٹا بھائی لچھمن اور ان کی پیاری بیو سیتا تھی۔ اور تین آدمی اگر احتیاط کے ساتھ جنگل میں رہیں تو وہ اپنی حفاظت کر سکتے ہیں۔ پھر جنگل میں گو درندوں وغیرہ کا خوف ہوتا ہے۔ مگر کھانے وغیرہ کا سامان مل جاتا ہے۔ اور انسان چھپ چھپ کر اپنی حفاظت کر سکتا ہے۔ اور پھر وہ حفاظت بہت آسان ہو جاتی ہے جب وہ شخص اکیلا بھی نہ ہو۔ اور وہ ایک بہت بڑا شکاری

بھی ہو۔ اور اس کے پاس تمام سامان شکار کا بھی موجود ہو ؎

اس کے علاوہ وہ جلاوطنی محدود وقت کے لئے تھی۔ آپ صرف چودہ سال کیلئے جلاوطن کیئے گئے تھے۔ مگر رام چندر کے مقابلہ میں ہاجرہ ایک عورت ہے رام چندر جی کی طرح اسکی مدد کے لئے کوئی سیتا اور لچھمن بھی ساتھ نہیں۔ بلکہ ایک شیر خوار بچہ ہے۔ جو اس کی تکلیف اور دکھ کو دوبالا کر رہا ہے۔ اگر وہ اکیلی ہو تو کہیں اِدھر اُدھر بھاگ کر اپنی زندگی کاٹ سکے۔ مگر اس کا ساتھی بجائے معاون اور مددگار ہونے کے اسکو ہاتھ پاؤں ہلانے سے بھی مانع ہے ؎

پھر رام چندر کی طرح ہاجرہ کسی بادشاہ کی بیوی نہ تھی۔ کہ اس کو رخصت کرتے ہوئے اسکے پاس بہت سا خورد و نوش کا سامان رکھا جاتا۔ پھر اسکی جلاوطنی رام چندر کی طرح محدود نہیں۔ بلکہ تمام عمر کی جلاوطنی ہے (اور وہ اسی جلاوطنی میں اپنے محبوب سے جا ملتی ہے۔) پھر حضرت رام چندر جی جنگل میں بن باس دیئے گئے تھے۔ جہاں رام چندر جیسا نوجوان شکاری اپنی حفاظت کر سکتا ہے اور یہ عین قرین قیاس ہے ؎

مگر حضرت ہاجرہ کو کسی جنگل میں نہیں۔ بلکہ ایک صحرا اور ریگستان میں چھوڑا گیا جہیں کوسوں کہیں آبادی کا نام و نشان نہ تھا۔ اور جہاں موت یقینی تھی وہاں جنگل کی طرح پھل اور پانی وغیرہ نہیں مل سکتے تھے۔ پھر میں کہتا ہوں۔ کہ جہاں حضرت ہاجرہ کو چھوڑا گیا۔ وہاں سایہ تک بھی تو نہ تھا۔ اور حضرت ہاجرہ نے اس طرز زندگی کو اپنے خاوند کے منہ سے صرف یہ الفاظ سننے پر منظور کیا تھا۔ کہ خدا نے مجھے حکم دیا ہے۔ کہ ہاجرہ ایسی ہی زندگی اختیار کرے۔ حضرت ہاجرہ اگر چاہتیں۔ تو اس حکم کو نہ مانتیں۔ آپکی جلاوطنی اختیاری اور ارادی جلاوطنی تھی۔ مگر حضرت رام چندر شاہی حکم سے جلاوطن کیئے گئے تھے۔ اور انکی سوتیلی ماں انکی دشمن تھی۔ اور ان کے ذہن میں اس خیال کا آنا بظاہر نہایت ممکن

معلوم ہوتا ہے۔ کہ اگر وہ اس حکم کی نافرمانی کرتے۔ تو انپر شاہی عتاب نازل ہوتا۔ اور اگر وہ اسی شہر میں رہتے۔ تو انکی سوتیلی اور دشمن ماں انکو زہر دلوا کر یا کسی اور طریقہ سے انکو مروا ڈالتی۔ جس کی مثالیں تاریخ میں بہت کثرت سے ملتی ہیں۔ پس یہ کہنا مبالغہ نہیں ہوگا۔ اگر کہا جاوے۔ کہ حضرت ہاجرہ کی جلاوطنی کے مقابلہ میں رام چندر جی کے بن باس کی کوئی حقیقت نہ تھی۔ گو رام چندر کا بن باس اپنی جگہ اللہ کی رضامندی کا موجب ہوا۔ مگر کیا حضرت ہاجرہ کی یہ قربانی یونہی رائگاں گئی۔ نہیں۔ ہرگز نہیں۔ خداوند کریم تمام قدردانوں سے بڑھکر قدردان ہے۔ اسکی غیرت برداشت نہیں کر سکتی۔ کہ دنیاوی بادشاہوں کی خدمت کرکے لوگ انعامات خطابات اور عزتیں حاصل کریں۔ مگر ربّ العالمین کی سرکار عالی کے خدمت گذار یونہی بے انعام چلے جاویں۔ خدا کی طرف جو ایک قدم بڑھاتا ہے۔ وہ اسکی طرف دو قدم بڑھاتا ہے۔ جو اسکی طرف چلکر آتا ہے وہ اسکی طرف دوڑ کر آتا ہے۔ جو اسکے لئے ایک موت اپنے پر وارد کرتا ہے۔ خداوند کریم اس کو ایک ابدی اور غیر منقطع زندگی عطا کرتا ہے۔ جو اپنی عزت کو اسکے لئے مٹی میں ملتا دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ خدا اسکی عزت کو دنیا میں ہمیشہ کے لئے قائم کرتا ہے۔ خدائے تعالیٰ کے نبیوں۔ مرسلوں اور پیاروں کی زندگیاں اس بیان کے لئے مہر ثبوت ہیں۔ کیا خوب فرمایا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے

آنانکہ گشت کوچہ جاناں مقام شاں ✦ ثبت است بر جریدہ عالم دوام شاں

خدائے تعالیٰ کو حضرت ہاجرہ کی قربانی ایسی پسند آئی۔ کہ انکے ایک ایک نقل کو اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے تا قیامت بطور یادگار قائم کر دیا۔ دنیا کا کوئی حادثہ جب تک دنیا خود تمام کی تمام فنا نہ ہو جاوے حضرت ہاجرہ اور اسمٰعیل کے نام کو فنا نہیں کر سکتا۔ حضرت ابراہیم نے جب

ہاجرہ اور اسمٰعیلؑ کو عرب کے ریگستان میں چھوڑا - تو آپ نے اپنے مولیٰ سے عرض کی :-
ربّنا انّی اسکنت من ذرّیتی بوادٍ غیر ذی زرعٍ عند بیتک المحرّم -
ربّنا لیقیموا الصّلوٰۃ فاجعل افئدۃً من النّاس تھوی الیھم وارزقھم
من الثّمرات لعلّھم یشکرون (سورہ ابراہیم - ع ۶) ترجمہ - اے میرے پیارے رب
میں نے تیرے حکم کے ماتحت اپنی بیوی اور بچے کو اس وادی میں تیرے پاک
گھر کے نزدیک جہاں کوئی پھل وغیرہ نہیں ہوتا بسایا ہے اے میرے مولیٰ
تاکہ یہ نمازیں قائم کریں اور اے خداوند لوگوں کے دلوں کو انکی طرف جھکا دے
اور انکو میووں سے رزق دے - تاکہ وہ شکر کریں ؛

اللہ تعالیٰ نے فرمایا - بہت اچھا - اے ابراہیم تیری پیاری بیوی نے میری خاطر
اس غیر ذی زرع وادی میں رہنا قبول کیا - مجھے اس کا یہ فعل ایسا پسند آیا - کہ
میں اسی بے پھل وادی کو ایسا پھلدار بناؤنگا - کہ یہاں ہر قسم کے میوے بغیر موسم
اور وقت کی قید کے ملا کرینگے - چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :- اَوَلَمْ نُمَکِّن لَّھُم
حرماً اٰمناً یجبیٰ الیہ ثمراتُ کلّ شیءٍ الخ وہ غیر محفوظ جگہ جہاں حضرت
ابراہیم نے حضرت ہاجرہ کو چھوڑا اسکو اللہ تعالیٰ نے حرماً اٰمناً کر دیا - کہ وہ ہر وقت
امن میں ہے - حالانکہ اس کے ارد گرد بے امنی ہے یتخطف النّاس من حولھم

پھر حضرت ابراہیم کی دعا تھی - ربّنا لیقیموا الصلوٰۃ - خدا نے کہا بہت
اچھا ہم کسی شخص کی عبادت اور نماز کو قبول نہیں کرینگے - جب تک وہ اس گھر
کی طرف منہ کر کے نماز نہ پڑھے - جسکے قریب تو نے ہاجرہ اور اسمٰعیلؑ کو چھوڑا - پھر
صفا اور مروہ کی دو پہاڑیوں کو جن کے درمیان حضرت ہاجرہ نہایت کرب اور
گھبراہٹ کی حالت میں اپنے اسمٰعیلؑ کیلئے پانی کی تلاش میں سات دفعہ دوڑی
تھی ان الفاظ میں ایک ہمیشہ کیلئے قائم رہنے والی یادگار بنا دیا -
ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ - کہ صفا اور مروہ کو دیکھنے

سے خدا کی قدرت یاد آتی ہے۔ اور اسکی محبت دل میں بیٹھتی ہے اور اسکا وجود خدا کے وجود کی دلیل ہے +

خدائے تعالیٰ نے حج قائم کرکے اور صفا اور مروہ کے درمیان سعی کو فرض کرکے حضرت ہاجرہ کی اس دوڑ کی یادگار قائم کی۔ اور صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے والے حاجی کو اشارۃً فرمایا۔ دیکھ اے صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے والے حاجی تیرا دوڑنا پاگلوں کی طرح عبث فعل نہ ہو۔ بلکہ ہر دوڑ میں تجھے یہ یاد آوے۔ کہ یہاں اس ریگستان میں خدا کے حکم کے ماتحت خدا کی ایک بندی نے اپنے رشتہ داروں اور گھر بار کو الوداع کہا تھا۔ اس لئے اس کا اٹھنا بیٹھنا اور دوڑنا تک خدا کو پسند تھا۔ دیکھ اگر تو بھی ہاجرہ کی طرح اپنے خدا کے لئے اپنی خواہشات پر موت وارد کریگا۔ تو خدا تجھے بھی ہاجرہ کی طرح قبول کریگا۔ اور تیرا نام دنیا کی کتاب میں روشن حروف میں لکھا جاویگا۔ پس اگر ہاجرہؑ نے آباد شہر کو خدا کے لئے ریگستان پر قربان کردیا۔ تو خدا نے اسکی خاطر جنگل میں منگل کردیا۔ اور اس غیر ذی زرع وادی کو ذی زرع اور ذی ثمرات۔ اور مرجع خلائق اور رشک شاہانِ جہاں بنا دیا۔ یہی سلوک خدا کا اسمٰعیلؑ سے ہوا۔ اس سے بھی خدا نے ایک قربانی چاہی۔ اور قربانی کے طور پر اس کا سر طلب کیا۔ جسکو قرآن مجید ان الفاظ میں بیان کرتا ہے۔ قال یا بنیّ انّی اریٰ فی المنام انّی اذبحک فانظر ماذا تریٰ۔ اے اسمٰعیل۔ اے میرے پیارے بیٹے۔ میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ اب بتا تیری کیا رائے ہے۔

وہ ہاجرہ کے پاک بطن سے پیدا ہوا ہوا لڑکا۔ وہ نوجوان جسکی زندگی کا ایک ایک لمحہ خدا تعالیٰ کے وجود کی زندہ شہادت تھی۔ اس نے عرض کیا۔ یا ابت افعل ما تؤمر ستجدنی انشاء اللہ من الصابرین۔ میرے

ابا جان! مَیں نے پہلے کبھی اپنی جان کو اللہ کی راہ میں قربان کرتے ہوئے دریغ کیا ہے جو مَیں اب انکار کرونگا جب مَیں بچہ تھا۔ میں تو اُسوقت بھی خدا کی راہ میں قربان ہونے کے لئے لایا گیا تھا۔ اب تو میں نوجوان ہوں۔

جائے حیرت ہے۔ کہ ایک طرف سو سالہ پیر ضعیف ہے۔ جسکو دعاہائے سحر کے بعد خاندان نبوت کا چشم و چراغ عطا ہوا تھا۔ جسکو وہ تمام دنیا سے زیادہ محبوب رکھتا تھا۔ اب اسی محبوب کے قتل کیلئے اسکی آستینیں چڑھ چکی ہیں۔ اور ہاتھ میں چھری ہے۔ دوسری طرف نوجوان بیٹا ہے جس نے بچپن سے آجتک باپ کی محبت آمیز نگاہوں کی گود میں پرورش پائی ہے اور اب باپ ہی کا مہربان ہاتھ اس کا قاتل نظر آتا ہے۔ ملائکہ قدسی فضائے آسمانی۔ عالم کائنات۔ یہ حیرت انگیز تماشا دیکھ رہے ہیں۔ اور انگشت بدندان ہیں۔ کہ دفعۃً عالم قدس سے آواز آتی ہے۔ یا ابراھیم قد صدقت الرؤیا انا کذلک نجزی المحسنین۔ خداوند کریم کو اسمٰعیل کا استقلال۔ یہ عزم۔ یہ سرفروشی ایسی پسند آئی۔ کہ جبتک دنیا قائم ہے اسلام قائم ہے جبتک اسلام قائم ہے۔ حج ہوگا۔ اور جب تک حج ہوتا رہیگا۔ حج میں اونٹ اور بکرے ذبح ہو ہو کر اسمٰعیلؑ کی قربانی کو تازہ کرتے رہینگے۔

والبدن جعلنٰھا لکم من شعائر اللہ۔ اسی قربانی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ پس حج کا قریباً ایک ایک منسک ان دو نوماں اور بچے کی یادگار ہے۔

سو خدا کی راہ میں خرچ کی ہوئی چیز کبھی ضائع نہیں جاتی۔ اور یہ ہاجرہ و اسمٰعیلؑ کے ساتھ مخصوص نہیں۔ بلکہ انا کذلک نجزی المحسنین کا اعلان ہر زمانے کے لئے ہے۔ جو اس نسخہ کو چاہے آزما کر دیکھ لے۔

نوٹ اور خبریں

لنڈن:۔ جناب چودھری فتح محمد صاحب سیال لکھتے ہیں۔ کہ ہمارے نئے دار التبلیغ کا افتتاح ہوگیا ہے۔ اس تقریب پر ۱۶۔ فروری کو ایک جلسہ کیا گیا جسمیں بڑے بڑے ذی حیثیت اور اسلام سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب موجود تھے۔ مہمانوں کی تعداد ۷۰ اور ۸۰ کے درمیان تھی۔ جنمیں بعض مشہور اخباروں کے نمائندے۔ بعض سوسائیٹیوں کے سکرٹری اور پریذیڈنٹ پروفیسر لیوں۔ سر ٹی ڈبلیو آرنلڈ مصنف پریچنگز آف اسلام۔ مسٹر خالد شیلڈریک۔ اور ان احباب کے علاوہ سب سے بڑھکر خاص طور پر قابل ذکر چیف الوا آف لیگاس ہیں ۔ مولوی عبد الرحیم صاحب نیّر۔ پروفیسر ہارون مصطفےٰ لیون صدر جلسہ مسٹر خالد شیلڈریک اور میں نے تقریریں کیں ان میں سے بعض احباب نے اس بات کا اظہار کیا۔ کہ اب انکی رائے اسلام کے متعلق بالکل بدل گئی ہے۔ اس جلسے کے متعلق انگلستان کے مشہور اخباروں نے تعریفی کلمات لکھے ۔ احمدیہ مشن لنڈن کا موجودہ پتہ حسب ذیل ہے۔ احمدیہ مسجد نمبر ۶۳ میلروز روڈ وانڈزورتھ لنڈن ہے۔ اور تار کا پتہ اسلام آباد لنڈن کافی ہے۔ ولایت کے تازہ خط سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہمارے بھائی شیخ احمد اللہ صاحب بغرض تبلیغ لنڈن پہنچ گئے ہیں ۔

امریکہ:۔ حضرت مفتی صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ایک معزز امریکن عالم بنام مسٹر جے۔ ایل۔ مارٹ نے خدا کے فضل سے پورے انشراح کے ساتھ دین اسلام قبول کیا ہے۔ انکے اسلام لانے سے ہماری قوت میں ایک قابل قدر اضافہ ہوا ہے۔ انکا نام ڈیا کے ماتحت عبد اللہ رکھا گیا۔ حضرت مفتی صاحب کا ایک شخص مسٹر پرڈل نام سے نبوت حضرت خاتم النبیین پر مباحثہ ہوا۔ حضرت مفتی صاحب نے بائیبل سے چار ثبوت آنحضرت کی صداقت پر دیئے۔ جنمیں سے ایک لفظ محمد کا بائیبل میں موجود ہونا تھا۔ مسٹر موصوف مبہوت ہوگئے۔ لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔ شگاگو کی انکلن جیفرسن یونیورسٹی نے انکی علمی لیاقت کو تسلیم کرتے ہوئے ڈاکٹر آف لٹریچر کی اعزازی ڈگری آپکو عطا کی ہے مفتی صاحب نے نو مسلموں کو اسلامی تعلیم سے پوری طرح واقفیت حاصل کرنیکے لئے درس قرآن کریم کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ اور تمام نو مسلم نماز اور ارکان دین نہایت شوق سے سیکھ رہے ہیں۔ اور

بعضوں نے سیکھ لئے ہیں۔ حضرت مفتی صاحب کو انکے خطوں کے جواب میں شاہ بلجیئم اور پریذیڈنٹ برازیل کی طرف سے شکریہ کے خط آئے۔ ایام زیر رپورٹ میں جناب مفتی صاحب کا چند پادریوں سے جو آپ سے آپکے مکان پر ملنے کیلئے آئے تھے۔ حضرت مسیحؑ کا صلیبی موت سے بچنے پر مباحثہ ہوا۔ مفتی صاحب نے فرمایا کہ جب انجیل میں لکھا ہے۔ کہ مسیحؑ نے آنسو بہا بہا کر صلیبی موت سے بچنے کیلئے دُعا کی اور یہ کہ وہ دُعا قبول ہوئی تو تم کس طرح کہتے ہو۔ کہ وہ صلیب پر مرا۔ اسکا جواب پادری صاحبان کے پاس سوائے خاموشی کے اور کچھ نہ تھا۔ مفتی صاحب اپنے تازہ ترین خط میں لکھتے ہیں۔ کہ ایک صاحب کے مدعو کرنے پر ان کا ایک لیکچر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حُسن اخلاق پر شہر ڈیٹرائٹ میں جو کہ اپنے رقبہ اور آبادی کے اور کارخانوں کی کثرت کے لحاظ سے تمام امریکہ میں تیسرے درجہ کا شہر ہے ہوا۔ لیکچر میں تمام شہر کے پادریوں کو چیلنج دیا گیا۔ کہ جس طرح آنحضرتؐ نے عیسائیوں کو اپنی مسجد گرجا کرنیکے لئے دی تھی۔ وہ بھی وسعت حوصلہ سے کام لیکر انکو اپنے گرجوں میں لیکچر اور عبادت کرنیکی اجازت دیں۔ اور گو میں انکے خیال میں عیسائیت کا دشمن ہوں لیکن وہ جب گرجوں میں دشمن سے محبت کرنیکا وعظ کرتے ہیں خود اسپر عمل کریں۔ مگر سوائے ایک کے تمام گرجوں کے پادریوں نے صاف انکار کر دیا۔ کہ ایک مسلمان کو گرجا دینا گویا ایک جرمن کو اپنا قلعہ دینا ہے جسمیں وہ بیٹھکر ہم پر بم چلائے۔ اس لیکچر سے تمام شہر میں شور مچ گیا بہت سے اخباروں نے مفتی صاحب کا فوٹو چھاپا۔ بہت سے معزز لوگ۔ وکیل۔ بنکوں کے مینجر اور سب سے بڑھکر شہر کے سب سے بڑے اخبار فری پریس کا ایڈیٹر ملنے کو آیا۔ اور مفتی صاحب کے اعزاز میں بہت سی دعوتیں دی گئیں۔ مفتی صاحب کا موجودہ پتہ حسب ذیل ہے:۔

ڈاکٹر مفتی محمد صادق ۴۷ وکٹر ایوینیو۔ ہائی لینڈ پارک مچ۔ یو۔ ایس۔ امریکہ۔

افریقہ:۔ احباب یہ خوشخبری سُن چکے ہیں۔ کہ افریقہ میں خداوند کریم نے احمدیت کو ایک عظیم الشان فتح عطا کی ہے۔ چار ہزار غیر مسلم اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔ اور قرون اولیٰ کا رأیت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا کا نظارہ دوبارہ ہماری آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔ الحمد للہ ثم الحمد علیٰ ذالک۔

یہ خوشخبری ہم تک تار کے ذریعہ پہنچی۔ مگر اس سے پہلے کا ڈینی جہاز پر سے مولوی عبدالرحیم

دیکھو صفحہ (ج) ٹائیٹل پیج

صاحب نیرؔ کا لکھا ہوا خط بھی خوش کن خبروں سے بھرا ہوا ہے۔

وہ لکھتے ہیں:۔ کہ جہاز میں تیس یوروپین میرے زیر تبلیغ رہے۔ گو انہوں نے ابھی اسلام قبول تو نہیں کیا۔ لیکن اتنی محبت انکو اسلام سے ہوگئی۔ کہ ان میں سے تین نے انگریزی ناموں کی بجائے عربی نام اپنے لئے پسند کیئے۔ جو کہ حبیب۔ محبوب اور محب ہیں۔ اور اوّل الذکر مسٹر ولیم ہربرٹ مورل نے کہا۔ کہ مجھے ولیم ہربرٹ مت کہو۔ میں حبیب کے نام کو پسند کرتا ہوں ؁

انکے علاوہ جہاز پر پانچ افریقی مسیحیوں نے اسلام قبول کیا آنکے نام عبد الرحیم۔ عبد الرحمٰن۔ عبد اللہ۔ عبد العزیز اور عبد الحی رکھے گئے۔ انکے مختصر مسیحی نام جان میکالے۔ اوون۔ پیٹر۔ جیک ٹامسن۔ ولسن ہیں۔

سیرالیون میں نیرؔ صاحب کا شاندار استقبال کیا گیا۔ آراستہ پیراستہ مسجد میں ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے آپکے لیکچر سنے۔ جنکا ترجمہ بجن انگریزی میں مسٹر خیر الدین نے کیا۔ مسیحیوں کے لئے وہ ماتم کا دن تھا۔ مسجد کے مالکی امام کو علیحدہ تبلیغ کی گئی۔ اس نے اقرار ایمان کیا۔ وہاں نیرؔ صاحب معلم بشیر کے نام سے مشہور ہوئے ؁

سیرالیون میں احمدیت کا بیج بوکر مسیح محمدی کی منادی کرنے والا نیرؔ وہاں سے نہایت شان سے رخصت ہوا۔ اور جہاز کے افسر دوئم نے جنکا نام اب احمد فرینک بودن ہے اسلام قبول کیا۔ افسر صاحب موصوف ۹ زبانیں بولتے ہیں۔ انہوں نے اپنی بیوی کا گو وہ ابھی تک اسلام نہیں لائی۔ عفیفہ بودن اور بچے کا نام مبارک بودن تجویز کیا۔ خدائے تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے۔ آمین ؁

رسالہ رفیق حیات

جو ایک علمی۔ ادبی۔ اور طبی رسالہ ہے بہت سی تبدیلیوں کے بعد اب منشی محمد فخر الدین صاحب ملتانی قادیان کے زیر اہتمام شائع ہونا شروع ہوا ہے ؁ مارچ کا نمبر جسکی لکھائی اور چھپائی بہت اچھی ہے حال ہی میں شائع ہوا ہے۔ اسمیں دلچسپ نظموں کے علاوہ۔ حضرت مسیح موعودؑ کے نصائح۔ اسرار حدیث کے عنوان کے ماتحت ایک مختصر مگر مفید مضمون اور حضرت مسیح موعودؑ کی طبی ہدایات اور تعدد ازدواج کے متعلق ایک احمدی خاتون کا قابل قدر مضمون شائع ہوئے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۱۷۹

ڈاکٹر برمن کی بنائی ہوئی ۱۹۲۱ء کی کافوری جنتری نہایت خوبصورت اعلیٰ درجہ کے چکنے کاغذ پر چھپی ہے۔ اور بلاقیمت و محصولڈاک قدردانوں کے پاس بھیجی جاتی ہے۔ اگر آپ دیکھنا چاہتے ہیں تو ایک کارڈ دس متفرق جگہ کے لکھے پڑھے اشخاص کے نام اور پورا پتہ لکھ کر بھیجدیجیے۔ جنتری بواپسی ڈاک آپکی خدمت میں روانہ کردی جائیگی۔

نمبر

تفصیل ادویات مع قیمت

نام دوا	قیمت	نام دوا	قیمت	نام دوا	قیمت
عرق کافور	۶ر	مقوی گولیاں	عہ	امراض دندان	۸ر
دمہ کی دوا	عہ	پرانے ملیریا بخار کی گولیاں	۱۰ر	پیپرمنٹ کاسٹ	۱۲ر
بخار کی دوا (کلاں)	عہ ر	بدہضمی و بدہضمی کے دست	عہ ۸ر	روغن پیپرمنٹ	عہ ۱۲ر
بخار کی دوا (خورد)	۱۰ر				
پرانہ سوزاک	عہ ار	کونین کی ٹکیہ	۱۴ر	روغن ریندی	۱۲ر
گرمی آتشک	عہ ار	درد کی دوا	۱۲ر	روغن صندل	۱۴ر
کولا ٹانک	عہ	جلاب کی گولیاں	۹ر	روغن اجوائن	۸ر
گھیگھہ کے کھانیکی دوا	عہ ر	طاعون کی گولیاں (بڑی ڈبیہ)	عہ ۳ر	روغن سونٹھ یا درک	۱۱ر
گھیگھہ کے لگانیکی دوا	۶ر	طاعون کی گولیاں (چھوٹی ڈبیہ)	۱۲ر	روغن سونف	۹ر
گھیگھہ کا مرہم	۱۰ر	سالسہ	عہ ۸ر	روغن دارچینی	۱۲ر
ہیضہ ہیلر	عہ	سپینی لائن	عہ ۸ر	روغن لونگ	۸ر
کھانسی کی دوا بڑی	عہ				
کھانسی کی دوا چھوٹی	۱۰ر	عرق بودینہ	۱۲ر	روغن لیمو	۶ر
کان بہنے کی دوا	۶ر	کلوروڈائن ۸ر (درجن عہ)	۹ر	روغن الائچی	۱۲ر
داد کا مرہم	[illegible]	لالی شربت	عہ ر	لونڈر	۱۴ر
زخم کا مرہم	۸	حرارت کھلی کی دوا	۱۲ر	تھرمامیٹر انگریزی	[illegible]
زخم دھونے کی ٹکیہ	۲ر				
نمونہ بکس	عہ ار	امراض مستورات کی دوا	عہ ۸ر	” اردو	[illegible]

المشتہر۔ ڈاکٹر ایس۔ کے۔ برمن۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴ کلکتہ

(تشحیذ میگزین قادیان میں باہتمام شیخ محمد نصیب صاحب پرنٹر پبلشر چھپکر صدر انجمن احمدیہ کیلئے شائع ہوا)